

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٤٥﴾
 قَالَ إِنْ سَأَلْتَهُ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَحِّبْنِي قَدْ بَلَغْتَ
 مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا ﴿٤٦﴾ فَأَنْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطَعَمَا
 أَهْلَهَا فَأَبْوَأْنَ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ
 يَنْقُصَ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ﴿٤٧﴾ قَالَ
 هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ
 صَبْرًا ﴿٤٨﴾ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسْكِينٍ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ
 فَأَرَدْتُمْ أَنْ أُعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَ مُرْكٍ لَكُمْ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ
 غَصْبًا ﴿٤٩﴾ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبُوهُ مُؤْمِنِينَ فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا
 طُغْيَانًا وَكُفْرًا ﴿٥٠﴾ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِمَّا نَزَّلَهُ
 وَاقْرَبَ رُحْمًا ﴿٥١﴾ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي
 الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ
 رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ
 وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ﴿٥٢﴾
 وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ ذِي الْقُرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٥٣﴾

﴿75﴾ حضرت علیؑ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے موسیٰ! میں نے آپ سے کہا تھا کہ جو کام میں کروں گا، آپ اس پر ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے۔
 ﴿76﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر اس دفعہ کے بعد میں نے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو مجھے اپنے سے الگ کر دیجیے گا، یقیناً آپ اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ میرا ساتھ چھوڑنے میں حق بجانب ہوں کیونکہ میں نے دو دفعہ آپ کی حکم عدولی کی ہے۔

﴿77﴾ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ایک بستی میں آئے جہاں کے باشندوں سے انھوں نے کھانا طلب کیا تو انھوں نے ان دونوں کو کھانا کھلانے اور ان کی مہمان نوازی کا حق ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے بستی میں ایک دیوار دیکھی جو ایک طرف جھکی ہوئی اور گرنے کے قریب تھی۔ حضرت علیؑ نے اسے درست کر دیا حتیٰ کہ وہ سیدھی ہو گئی۔ تب موسیٰ علیہ السلام نے حضرت علیؑ سے کہا: اگر آپ اس کے درست کرنے کی اجرت لینا چاہتے تو لے سکتے تھے جبکہ ہمیں اس کی ضرورت بھی تھی، خصوصاً جب انھوں نے ہماری مہمان نوازی کرنے سے بھی انکار کر دیا۔

﴿78﴾ حضرت علیؑ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: دیوار سیدھی کرنے کی اجرت نہ لینے پر آپ کا یہ اعتراض میرے اور آپ کے درمیان جدائی کا باعث ہے۔ میں عنقریب آپ کو ان کاموں کی تفصیل بتاتا ہوں جو میں نے کیے اور آپ انہیں دیکھ کر صبر نہ کر سکتے۔

﴿79﴾ جہاں تک کشتی کا تعلق ہے جس کے توڑنے پر آپ نے مجھ پر اعتراض کیا تو وہ غریب لوگوں کی تھی جس پر وہ سمندر میں کام کرتے تھے۔ وہ اسے بچانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ میں نے چاہا کہ وہ میرے اسے توڑنے کی وجہ سے عیب دار ہو جائے تاکہ بادشاہ، جو ان کے آگے تھا، اس پر قبضہ نہ کرے۔ وہ ہر صحیح کشتی اس کے مالکوں سے چھین لیتا تھا اور ہر عیب دار کشتی چھوڑ دیتا تھا۔

﴿80﴾ جہاں تک اس لڑکے کا تعلق ہے جس کے قتل پر آپ نے اعتراض کیا تھا تو اس کے والدین مومن تھے اور اللہ کے علم میں تھا کہ یہ کافر ہوگا، چنانچہ ہمیں خطرہ تھا کہ یہ بڑا ہو کر والدین کو اللہ کے ساتھ کفر و سرکشی پر آمادہ کرے گا اور وہ فرط محبت میں یا اپنی شدید

محتاجی کی وجہ سے اس کی بات مان لیں گے۔ ﴿81﴾ چنانچہ ہم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اس کے بدلے ایک ایسا بیٹا عطا کرے جو دین اور نیکو کاری میں اس سے بہتر اور گناہوں سے دور رہنے میں اس سے اچھا ہو اور اس کی نسبت والدین سے زیادہ نرمی اور محبت کرنے والا ہو۔ ﴿82﴾ جہاں تک اس دیوار کا تعلق ہے جسے میں نے درست کیا اور آپ نے اعتراض کیا تو وہ اس بستی کے دو چھوٹے بچوں کی تھی جس بستی میں ہم آئے تھے اور ان بچوں کا باپ فوت ہو گیا تھا اور اس دیوار کے نیچے ان دونوں بچوں کے لیے خزانہ دفن تھا۔ ان دونوں چھوٹے بچوں کا باپ نیک آدمی تھا، چنانچہ اے موسیٰ! آپ کے رب نے چاہا کہ وہ سمجھداری کی عمر کو پہنچ جائیں اور بڑے ہو جائیں اور اس کے نیچے مدفون اپنا مال نکال لیں۔ اگر دیوار اب گر جاتی تو ان کا مال ظاہر ہو جاتا اور ضائع ہو جاتا۔ یہ تدبیر آپ کے رب کی طرف سے ان دونوں بچوں کے لیے رحمت تھی۔ یہ کام میں نے اپنے اجتہاد سے نہیں کیے۔ یہ تفصیل ہے ان امور کی جن پر آپ صبر نہیں کر سکتے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؑ کا قصہ ذکر کیا تو ساتھ ہی ذوالقرنین کا واقعہ بھی بیان کر دیا کیونکہ ان دونوں میں ایک چیز مشترک تھی کہ دونوں نے کمزوریوں کی حمایت اور مدد کے لیے کوشش کی، چنانچہ فرمایا: ﴿83﴾ اے رسول! مشرک اور یہود آپ کا امتحان لینے کے لیے آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیں: میں تمہیں اس کی کچھ باتیں بتاتا ہوں جن سے تم عبرت پکڑو اور نصیحت حاصل کرو۔

فوائد: ﴿84﴾ کسی چیز پر کوئی حکم لگانے سے پہلے غور و فکر اور پوری تحقیق کر لینی چاہیے اور جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ ﴿85﴾ تمام امور کا فیصلہ ظاہر پر ہوتا ہے اور مال و خون وغیرہ دنیاوی امور کے فیصلوں کا تعلق بھی ظاہر سے ہے۔ ﴿86﴾ کسی بڑے شر سے بچنے کے لیے چھوٹی برائی کرنا جائز ہے، اسی طرح کسی بڑی مصلحت کے لیے چھوٹی مصلحت کو چھوڑا جا سکتا ہے۔ ﴿87﴾ آدمی کو چاہیے کہ اپنے دوست سے اس وقت تک علیحدگی اختیار کرے نہ اس کا ساتھ چھوڑے جب تک اسے ملامت نہ کر لے اور پوری طرح اس پر حجت قائم نہ کر لے۔ ﴿88﴾ اللہ تعالیٰ کے ادب کا تقاضا ہے کہ اس کے بارے میں استعمال کیے جانے والے الفاظ میں یہ خاص خیال رکھا جائے کہ خیر کی نسبت اس کی طرف کی جائے مگر شر کی نسبت اس کی طرف نہ کی جائے۔ ﴿89﴾ بلاشبہ نیک آدمی کے جان و مال اور اس کی اولاد کی اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا ہے۔

إِنَّا مَكْنَانٌ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝۸۳ فَاتَّبِعْ
 سَبَبًا ۝۸۴ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَرْبُوبًا فِي عَيْنِ
 حِمَّةٍ ۖ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا هُمْ أَقْنَمٌ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّمَا أَنْ
 تُعَذِّبَ وَإِنَّمَا أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ۝۸۵ قَالَ إِنَّمَا مَنْ ظَلَمَ
 فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نَكْرًا ۝۸۶ وَإِنَّمَا مَنْ
 آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءٌ الْحُسْنَىٰ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا
 يُسْرًا ۝۸۷ ثُمَّ اتَّبَعَ سَبَبًا ۝۸۸ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطَّلِعُ
 عَلَىٰ قَوْمٍ لَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ مِنْ دُونِهَا سِتْرًا ۝۸۹ كَذٰلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا
 بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝۹۰ ثُمَّ اتَّبَعَ سَبَبًا ۝۹۱ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ
 وَجَدَ مِنْ دُونِهَا قَوْمًا لَابِكَادُونَ يُفْقَهُونَ قَوْلًا ۝۹۲ قَالُوا يٰذَا
 الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ
 نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝۹۳ قَالَ مَا
 مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
 رَدْمًا ۝۹۴ الْتَوْنِي زُبْرًا حَدِيدًا حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ
 انْفُخُوا حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ الْتَوْنِي أَفْرَعُ عَلَيْهِمْ قَطْرًا ۝۹۵

84 بلاشبہ ہم نے اسے زمین میں قوت عطا فرمائی اور اسے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ہر طرح کا ساز و سامان عطا فرمایا اور وسائل مہیا کیے۔

85 چنانچہ اس نے اپنا مطلوب پانے کے لیے ہمارے دیے ہوئے وسائل و اسباب اختیار کیے اور مغرب کا رخ کیا۔

86 وہ زمین میں چلتا گیا حتیٰ کہ جب وہ مغرب کی جانب آنکھ کو دکھائی دینے والے زمین کے آخری کنارے پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ گویا سورج سیاہ دلدل کے گرم چشمے میں غروب ہوتا ہے۔ اس نے مغرب کے آخری کنارے پر ایک کافر قوم کو پایا۔ ہم نے اسے اختیار دیتے ہوئے کہا: اے ذوالقرنین! تم چاہو تو انھیں قتل کر کے یا کسی دوسرے طریقے سے عذاب دو اور چاہو تو ان سے حسن سلوک کرو۔

87 ذوالقرنین نے کہا: ہم انھیں اللہ کی عبادت کی دعوت دیں گے، پھر جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اور وہ اس پر اڑا رہا، اسے ہم ضرور دنیا میں قتل کی سزا دیں گے، پھر وہ قیامت کے دن اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اسے عبرتناک عذاب دے گا۔

88 اور ان میں سے جو اللہ پر ایمان لے آیا اور نیک اعمال کیے تو اس کے لیے جنت ہے۔ یہ اس کے رب کی طرف سے اس کے ایمان اور عمل صالح کا بدلہ ہے اور ہم اپنے کام میں اس کے لیے آسانی اور نرمی ہی کا حکم دیں گے۔

89 پھر وہ پہلی سمت کے مخالف دوسری سمت کو، یعنی سورج کے طلوع ہونے والی جانب چلا۔

90 وہ چلتا گیا حتیٰ کہ آنکھوں کو نظر آنے والی سورج طلوع ہونے کی جگہ پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ سورج ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتا ہے جو کھلے آسمان تلے رہتی ہے۔ ہم نے انھیں سورج کی تپش سے بچانے کے لیے گھر بنائے تھے نہ درختوں کے سائے۔

91 ذوالقرنین کا معاملہ اسی طرح تھا۔ اس کی جو قوت اور بادشاہی تھی، اس کی تمام تر تفصیلات ہمارے احاطہ علم میں تھیں۔

92 پھر وہ ان دونوں سمتوں، یعنی مشرق و مغرب سے ہٹ کر شمال کی جانب چلا۔

93 وہ چلتا گیا حتیٰ کہ دو پہاڑوں کے درمیان ایک درے میں پہنچا تو وہاں اس نے ان دونوں کے اس طرف ایک ایسی قوم کو پایا جو اپنے سوا کسی کی بات نہیں سمجھتے تھے۔

94 انھوں نے کہا: اے ذوالقرنین! بلاشبہ یا جوج اور ماجوج (ان کی مراد بنو آدم کی دو عظیم امتیں تھیں) قتل و غارت اور دیگر جرائم کے ذریعے سے زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔ کیا ہم آپ کو مال اکٹھا کر دیں کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی رکاوٹ اور آڑ کھڑی کر دیں؟

95 ذوالقرنین نے کہا: اللہ تعالیٰ نے جو بادشاہت اور سلطنت مجھے عطا کی ہے، وہ میرے لیے تمہارے اس مال سے بہت بہتر ہے جو تم مجھے دو گے۔ تم افرادی قوت اور آلات کے ذریعے سے میرے ساتھ تعاون کرو، میں ان کے اور تمہارے درمیان آڑ بنا دیتا ہوں۔

96 لوہے کے ٹکڑے لے آؤ۔ انھوں نے وہ حاضر کر دیے تو ذوالقرنین دونوں پہاڑوں کے درمیان درے میں ان کی دیوار بنانے لگا۔ آخر کار جب اس نے ان کے درمیان خلا کو دیوار کے ذریعے سے برابر کر لیا تو مز دوروں سے کہا: ان لوہے کے ٹکڑوں پر آگ جلاؤ حتیٰ کہ جب وہ سرخ ہو گئے تو اس نے کہا: (گرم) تاننا لاؤ، میں اس پر انڈیل دوں۔

نوٹ: بلاشبہ ذوالقرنین ایک مومن حکمران تھا۔ اس کا شمار ان بادشاہوں میں ہوتا ہے جنھوں نے دنیا پر حکومت کی اور سب لوگوں پر اس کا کنٹرول تھا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اسے وسیع و عریض سلطنت دی تھی، نیز حکمت و ہیبت اور نفع بخش علم عطا کیا تھا۔

حاکم وقت اور بادشاہ کے فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ وہ عوام کے گھر باریک حفاظت کرے اور ان کے اموال سے ان کی سرحدوں کی اصلاح کرے۔

نیوکوار اور مخلص لوگوں کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اعمال سرانجام دیتے رہیں۔

فَمَا اسْتَطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ۗ قَالَ
 هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ ۗ وَكَانَ
 وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ۗ وَتُرْكِبُ أَعْضَاءَهُمْ يُومِدُونَ فِي بَعْضٍ وَنُفَخَ
 فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا ۗ وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ
 عَرْضًا ۗ الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غَطَاةٍ عَنْ ذِكْرِي وَكَانُوا
 لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ۗ أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا
 عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ ۗ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ۗ
 قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۗ الَّذِينَ ضَلَّ سَعِيَهُمْ
 فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۗ أُولَئِكَ
 الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا
 نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۗ ذَلِكَ جَزَاءُ وَهُمْ جَاهِنُونَ بِمَا كَفَرُوا
 وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۗ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
 الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۗ خَالِدِينَ فِيهَا
 لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حَوْلًا ۗ قُلْ لَوْ كَانُ الْبَحْرُ مَدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي
 لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۗ

۹۷ پھر یا جوج اور ماجوج اس دیوار کی بلندی کی وجہ سے اس پر چڑھ نہیں سکے اور اس کی مضبوطی کی وجہ سے اس کے نیچے سے سوراخ بھی نہیں کر سکے۔

۹۸ ذوالقرنین نے کہا: یہ دیوار میرے رب کی رحمت ہے جو یا جوج و ماجوج اور زمین میں ان کی فسادی سرگرمیوں کے درمیان حائل ہوگی اور انہیں دنگا فساد سے روکے گی، پھر جب قیامت سے پہلے وہ وقت آجائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے نکلنے کے لیے مقرر کیا ہے تو وہ اس دیوار کو زمین کے برابر کر دے گا۔ دیوار زمین کے برابر کرنے اور یا جوج و ماجوج کے نکلنے کا ربانی وعدہ پکا ہے جس میں کوئی رد و بدل نہ ہوگا۔

۹۹ ہم آخری زمانے میں بعض مخلوقات کو اس طرح چھوڑ دیں گے کہ وہ ایک دوسرے میں گڈمڈ ہو جائیں گی اور صورت پھونک دیا جائے گا۔ پھر ہم تمام مخلوقات کو حساب اور جزا کے لیے اکٹھا کر لیں گے۔

۱۰۰ اور ہم جہنم کافروں کے سامنے اتنی واضح شکل میں لے آئیں گے کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہ رہے گا تاکہ وہ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھ لیں۔

۱۰۱ ہم اسے ان کافروں کے لیے ظاہر کریں گے جو دنیا میں اللہ کے ذکر سے اندھے تھے کیونکہ ان کی آنکھوں پر پڑا ہوا پردہ اس میں رکاوٹ تھا اور وہ اللہ کی آیات قبول کرنے کی غرض سے سننے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

۱۰۲ کیا اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ فرشتوں، رسولوں اور شیطانوں میں سے میرے بندوں کو میرے علاوہ معبود بنا لیں گے؟ ہم نے کافروں کے ٹھہرنے کے لیے جہنم کو بطور گھر تیار کر رکھا ہے۔

۱۰۳ اے رسول! کہہ دیں: اے لوگو! کیا تمہیں عمل میں سب سے بڑے گھائے اور خسارے والے لوگوں کے بارے میں بتائیں؟
 ۱۰۴ وہ جو قیامت کے دن دیکھیں گے کہ ان کی دنیا کی ساری محنت، جو وہ کرتے رہے، یقینی طور پر ضائع ہوگئی، حالانکہ وہ سمجھتے

تھے کہ وہ بڑی اچھی کوشش کر رہے ہیں اور مغربی اپنے اعمال سے فائدہ حاصل کریں گے لیکن حقیقت اس کے خلاف نکلی۔

۱۰۵ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی ان آیات کے انکاری ہیں جو اس کی توحید پر دلالت کرتی ہیں اور انہوں نے اللہ کی ملاقات کا بھی انکار کیا، چنانچہ ان کے اس کفر کی وجہ سے ان کے اعمال برباد ہو گئے، اس لیے قیامت کے دن اللہ کے ہاں ان کی کوئی قدر نہ ہوگی۔

۱۰۶ جو سزا ان کے لیے تیار کی گئی ہے، وہ جہنم ہے کیونکہ انہوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور میری نازل کی ہوئی آیات اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا۔

جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کی جزا کا ذکر کیا تو مومنوں کی جزا کا تذکرہ بھی کیا، چنانچہ فرمایا:

۱۰۷ بلاشبہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے تو ان کی عزت بڑھانے کی خاطر اعلیٰ جنتوں میں ان کے گھر ہوں گے۔

۱۰۸ وہ ان میں ہمیشہ آرام کریں گے، وہ وہاں سے نکلنے کا مطالبہ نہیں کریں گے کیونکہ کوئی جزا اس کے برابر نہیں ہو سکتی۔

۱۰۹ اے رسول! کہہ دیں: میرے رب کے کلمات بہت زیادہ ہیں، چنانچہ اگر سمندر سیاہی بن جائے جس سے میرے رب کے کلمات لکھے جائیں تو اللہ سبحانہ کے کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر کا پانی ختم ہو جائے اور اگر ہم اتنے سمندر اور لائیں تو وہ بھی ختم ہو جائیں۔

نوٹ: جنوں اور انسانوں کو قیامت کے میدانوں میں جمع کرنے سے ان کو دوبارہ زندہ کرنے اور اکٹھا کرنے کا اثبات ہوتا ہے اور یہ سب کچھ صورتوں میں دوسری مرتبہ چھوکنے کے بعد ہوگا۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ گھائے اور نقصان میں وہ لوگ ہوں گے جن کی کوششیں دنیا میں ضائع ہو گئیں اور وہ یہ سمجھتے رہے کہ وہ اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کر کے بہت اچھا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے کلمات، اس کے علم و حکمت اور اس کے بھید شاکر کرنا ممکن نہیں حتیٰ کہ اگر انہیں لکھنے کے لیے تمام چھوٹے بڑے سمندر اور دریا وغیرہ سیاہی بن جائیں تو بھی ان کا شمار نہ ہو سکے گا۔

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَىٰ أُمَّةٍ أَلْحَمُ إِلَهُهُ وَإِحْدٍ مِّنْ كَانَ

يَرْجُوَ لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَادِقًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝۱۰

سُورَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ ۚ وَهُوَ الْقُرْآنُ الَّذِي نَزَّلْنَا بِرَأْسِهِ عَلَىٰ مَرْيَمَ بِإِذْنِ رَبِّهَا لَعَلَّهَا يَتَذَكَّرُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

كَهَيْعِصَ ۝۱ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدًا زَكِرِيَّا ۝۲ ذُنَادَىٰ رَبَّهُ

نِدَاءً خَفِيًّا ۝۳ قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ

شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝۴ وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنِّي

وَرَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ آتِيَةً مِنِّي فَزَيَّنْتَنِي ۝۵ وَرَأَيْتُكَ يَا رَبِّ

وَبَرَّئْتُ مِنَ الْكُفْرَانِ ۝۶ وَأَجْعَلُهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝۷ لِيُزَكِّرَنَا يَا رَبِّ

بِعِلْمِ إِسْمِهِ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا ۝۸ قَالَ رَبِّ إِنِّي

يَكُونُ لِي عُزْلٌ ۝۹ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ

عِتْيًا ۝۱۰ قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ

مِن قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۝۱۱ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِي آيَةً ۝۱۲ قَالَ

إِنِّي نَسِيتُكَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ۝۱۳ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝۱۴ وَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ

مِنَ الْمُحَرَابِ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝۱۵

305

۱۱۰) اے رسول! کہہ دیں: میں تمہاری طرح انسان ہی ہوں، میری طرف وحی آتی ہے کہ بلاشبہ تمہارا معبود برحق ایک ہی معبود ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور وہ اللہ ہے، لہذا جو شخص اپنے رب کی ملاقات سے ڈرتا ہے، اسے چاہیے کہ اس کی شریعت کے مطابق عمل کرے اور اس میں اپنے رب کے لیے مخلص رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

سورہ مریم کی ہے

سورت کے بعض مقاصد: مشرکوں اور عیسائیوں کے اللہ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے کے عقیدے کو باطل ثابت کرنا اور اللہ کی اپنے بندوں کے لیے وسیع رحمت کا بیان۔

تفسیر: ۱) ﴿كَهَيْعِصَ﴾ اس طرح کے حروف مقطعات پر تفصیلی گفتگو سورہ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

۲) یہ آپ کے رب کی رحمت کا تذکرہ ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا علیہ السلام پر کی۔ ہم اسے نصیحت و عبرت کی خاطر آپ کو بتا رہے ہیں۔

۳) جب انھوں نے چپکے چپکے اپنے رب تعالیٰ سے دعا کی تاکہ اس کی قبولیت کے امکانات زیادہ ہو جائیں۔

۴) انھوں نے عرض کیا: اے میرے رب! بلاشبہ میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور میرے سر کی سفیدی بہت زیادہ ہو گئی ہے اور میں تجھ سے مانگ کر کبھی نامراد نہیں رہا بلکہ میں نے جب بھی تجھے پکارا ہے، تو نے میری دعا قبول کی ہے۔

۵) مجھے اپنے رشتہ داروں کے بارے میں ڈر ہے کہ وہ میری موت کے بعد دنیا میں مشغول ہونے کے سبب دین کا حق ادا نہیں کریں گے اور میری بیوی یا بچہ ہے جو بچہ نہیں جن سکتی، لہذا تو مجھے اپنے پاس سے معاون بیٹا عطا فرما۔

۶) جو میری نبوت کا وارث ہو اور آل یعقوب علیہ السلام کی طرف سے بھی اس کا وارث بنے اور اے میرے رب! اسے دین، اخلاق اور علم میں مقبول بندہ بنا۔

۷) سو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انھیں آواز دی:

اے زکریا! بلاشبہ ہم تمہیں خوشی کی خبر دیتے ہیں۔ یقیناً ہم نے تمہاری دعا قبول کر لی اور تمہیں بیٹا عطا کر دیا جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ ہم نے اس سے پہلے کسی اور کا یہ نام نہیں رکھا۔

۸) زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر حیرانی ظاہر کرتے ہوئے کہا: میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا جبکہ میری بیوی بانجھ ہے کہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں اور میں خود بڑھا پے اور ہڈیوں کی کمزوری کی آخری حد کو پہنچ چکا ہوں؟

۹) فرشتے نے کہا: معاملہ ایسے ہی ہے جیسے آپ نے کہا کہ آپ کی بیوی بچہ جننے کے قابل نہیں اور آپ بھی انتہائی بوڑھے ہیں اور آپ کی ہڈیاں بھی نہایت کمزور ہو چکی ہیں، لیکن آپ کے رب نے فرمایا ہے: بانجھ ماں اور نہایت بوڑھے باپ سے یحییٰ پیدا کرنا آپ کے رب کے لیے نہایت آسان ہے۔ اے زکریا! یقیناً اس سے پہلے میں نے تمہیں پیدا کیا جبکہ تم کوئی قابل ذکر شے نہ تھے کیونکہ تمہارے وجود کا دور دور تک نشان نہ تھا۔

۱۰) زکریا علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما دے جس سے میری تسلی ہو جائے اور وہ اس بات کی دلیل ہو کہ فرشتوں نے جو خوشخبری مجھے دی ہے، وہ پوری ہونے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس چیز کی تمہیں خوشخبری دی گئی ہے، اس کے حاصل ہونے کی علامت یہ ہے کہ تم بغیر کسی بیماری کے تین دن تک لوگوں سے بات نہیں کر سکو گے، جبکہ تم صحت مند اور تندرست ہو گے۔

۱۱) پھر زکریا علیہ السلام اپنی نماز والی جگہ سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے تو بات کیے بغیر انھیں اشارہ کیا کہ دن کے شروع اور آخر میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو۔

نوٹ: ﴿﴾ اپنی کمزوری اور عجز و انکسار کا اظہار اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا سب سے پسندیدہ ذریعہ ہے کیونکہ اس طرح اپنی قوت و طاقت کی نئی ہوتی ہے اور دل اللہ تعالیٰ کی قوت و طاقت سے جڑ جاتا ہے۔ ﴿﴾ آدمی کے لیے مستحب ہے کہ وہ دعا کرتے وقت اپنے اوپر ہونے والی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرے اور ایسی باتوں کا اظہار کرے جو عاجزی کے لحاظ سے مناسب ہوں۔ ﴿﴾ آدمی کو چاہیے کہ وہ دینی مصلحت کو باقی تمام مصلحتوں پر ترجیح دے اور اسی کا حریص اور خواہشمند رہے۔ ﴿﴾ عمدہ معنی والے نام رکھنا مستحب ہے۔

يَلِيحِي خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَاتَّبِعْهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۙ وَحَنَانًا
 مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكَاةً وَكَانَ تَقِيًّا ۙ وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ
 جَبَّارًا عَصِيًّا ۙ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدٍ وَيَوْمَ مَيُوتٍ وَيَوْمَ
 يُبْعَثُ حَيًّا ۙ وَأَذْكُرُ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا
 مَكَانًا شَرِيًّا ۙ وَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا
 إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۙ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ
 بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِن كُنْتَ تَقِيًّا ۙ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ
 لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۙ قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ
 يَمَسُّنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۙ قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ
 هُوَ عَلَى هَبِيرٍ وَلَنَجْعَلَ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ
 أَمْرًا مَّقْضِيًّا ۙ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ۙ
 فَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَلَيْتَنِي مِتُّ
 قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ نَسِيًّا مَّنْسِيًّا ۙ فَوَادَّهَا مِنْ تَحْتِهَا
 إِلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۙ وَهَرِيًّا
 إِلَيْكَ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسْقِطُ عَلَيْكَ رَطْبًا جَدِيًّا ۙ

۱۲ پھر ان کے ہاں یحییٰ کی پیدائش ہوئی اور جب وہ اس عمر کو پہنچا جس میں مخاطب کیا جاتا ہے (یعنی نبوت کی عمر کو پہنچا) تو ہم نے اس سے کہا: اے یحییٰ! سنجیدگی اور پوری کوشش سے تورات پڑھ لو۔ ہم نے اسے بچپن ہی سے فہم، علم، ثبات قدمی اور عزم و ہمت عطا کی تھی۔

۱۳ ہم نے اس پر اپنی طرف سے خاص رحمت کی تھی اور اسے گناہوں سے پاک رکھا تھا اور وہ نہایت پرہیزگار تھا کہ اللہ کے حکموں پر عمل کرتا اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتا تھا۔

۱۴ اور وہ اپنے والدین کے ساتھ انتہائی اچھا سلوک کرنے والا اور لطف و کرم اور نیکی کرنے والا تھا۔ وہ اپنے رب اور اپنے والدین کی اطاعت کرنے میں تکبر نہیں کرتا تھا اور اپنے رب اور اپنے والدین کا نافرمان نہیں تھا۔

۱۵ اسے پیدائش کے روز ہی سے اللہ کی طرف سے سلامتی اور امن و امان حاصل تھا، نیز اس روز بھی جب وہ وفات پا کر دنیا چھوڑ دے گا اور اس دن بھی جب اسے روزِ قیامت زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔ یہ تینوں مرحلے انسان کے لیے نہایت وحشت ناک ہوتے ہیں جن سے وہ گزرتا ہے۔ سو اگر ان میں امن ہو تو دوسرے مراحل میں کوئی خوف نہ ہوگا۔

۱۶ اے رسول! آپ اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن میں مریم (علیہا السلام) کے واقعے کا ذکر کریں جب وہ اپنے اہل خانہ سے دور چلی گئیں اور ان سے مشرق کی جانب ایک جگہ پر الگ ہو گئیں۔

۱۷ پھر انھوں نے اپنی قوم سے پردہ کرنے کے لیے ایک چادر تان لی تاکہ وہ لوگ انھیں اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے نہ دیکھ سکیں تو ہم نے ان کی طرف جبریل علیہ السلام کو بھیجا اور وہ مکمل انسانی شکل میں ان کے پاس آیا۔ وہ اسے دیکھ کر ڈر گئیں کہ وہ ان سے کوئی برائی کرنا چاہتا ہے۔

۱۸ جب انھوں نے دیکھا کہ وہ ایک مکمل انسانی شکل میں ان کی طرف بڑھ رہا ہے تو انھوں نے کہا: اے آنے والے! اگر تم متقی

ہو، اللہ سے ڈرتے ہو تو میں تم سے رحمان کی پناہ میں آتی ہوں اس بات سے کہ مجھے تم سے کوئی برائی پہنچے۔

۱۹ جبریل علیہ السلام نے کہا: میں بشر نہیں ہوں، میں تو بس آپ کے رب کی طرف سے قاصد ہوں۔ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں آپ کو ایک پاکیزہ اور پارسا بیٹا عطا کروں۔

۲۰ مریم علیہا السلام نے تعجب سے کہا: میرے ہاں بیٹا کیسے ہوگا جبکہ خاوند یا کوئی دوسرا مرد میرے قریب نہیں آیا اور میں بدکار بھی نہیں ہوں کہ میرے ہاں بیٹا پیدا ہو جائے؟

۲۱ جبریل علیہ السلام نے ان سے کہا: معاملہ ایسے ہی ہے جیسے تم نے کہا ہے کہ خاوند یا کوئی دوسرا مرد تمہارے قریب نہیں گیا اور نہ تم زانیہ ہی ہو، لیکن تمہارے پاک رب نے کہا ہے: بغیر باپ کے بچہ پیدا کرنا میرے لیے نہایت آسان ہے۔ تاکہ جو بیٹا تمہیں ملے، وہ لوگوں کے لیے اللہ کی قدرت کی عظیم نشانی ہو اور تمہارے لیے اور اس پر ایمان لانے والوں کے لیے وہ ہماری طرف سے خاص رحمت ہو۔ تمہارے اس بچے کا پیدا ہونا اللہ کی قضا و قدر میں طے ہو چکا ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

۲۲ چنانچہ فرشتے کے پھونک مارنے کے بعد وہ حاملہ ہو گئیں، پھر انھوں نے لوگوں سے دور الگ جگہ تنہائی اختیار کر لی۔

۲۳ پھر انھیں درد زہ ہوا جو انھیں ایک کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔ مریم علیہا السلام نے کہا: کاش! میں اس دن سے پہلے مر جاتی اور میں کوئی قابل ذکر چیز نہ ہوتی کہ میرے بارے میں براگمان کیا جاتا۔

۲۴ پھر ان کے قدموں کے نیچے سے عیسیٰ علیہ السلام نے آواز دی: غم نہ کرو۔ یقیناً تمہارے رب نے تمہارے نیچے پانی کا ایک چشمہ جاری کر دیا ہے جس سے تم پہوگی۔

۲۵ اور کھجور کا تنا پکڑو اور بلاؤ تو یہ اسی لمحے تم پر تازہ کئی ہوئی کھجوریں گرائے گا۔

نوٹ: شرعی احکام کی بجا آوری میں آنے والی تکلیفوں پر صبر کرنا مطلوب ہے۔

والدین سے حسن سلوک کرنے کی اللہ کے ہاں عظیم قدر و منزلت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے شکر کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام کو اپنے کمال قدرت کی واضح نشانیاں دکھانے کے باوجود انھیں کھجور کا پھل حاصل کرنے کے لیے اسباب اختیار کرنے کا حکم دیا۔

فَكُلِّيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا فَاِمَّا تَرَيْنَ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا
فَقُوْلِيْ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۝۲۷
فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِيْلًا ۝۲۸ قَالُوْا اَيْمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝۲۹
يٰۤاَحْتِ هُرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكَ اِمْرًا سُوْءًا وَّمَا كَانَتْ اُنْثٰىۙ بَغِيًّا ۝۳۰
فَاَشَارَتْ اِلَيْهٖۙ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْهَمْدِ صَبِيًّا ۝۳۱
قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۝۳۲ اَتٰنِي الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝۳۳ وَجَعَلَنِي
مُبْرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِي بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ
حَيًّا ۝۳۴ وَبَرًّاۙ اَبْوَالِدٰتِيْ وَاَوْصٰنِيۙ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝۳۵ وَالسَّلَامُ
عَلٰى يَوْمِ وُلْدٰتُكَ وَيَوْمِ اَمُوْتِكَ وَيَوْمِ اُبْعَثُ حَيًّا ۝۳۶ ذٰلِكَ
عِيسٰى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝۳۷ مَا كَانَ
لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ لَّا سُبْحٰنَهٗ ۝۳۸ اِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ
لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝۳۹ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۝۴۰ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۴۱ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۴۲ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصُرْ
يَوْمَ يَأْتُوْنَآ لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۴۳

307

وہ اس سے پاک اور بری ہے۔ وہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس پاک ذات کے لیے اتنا ہی کافی ہوتا ہے کہ وہ اس سے کہہ دے: ”ہوجا“، تو وہ ہر صورت میں ہو جاتا ہے اور جس کی شان ایسی ہو، وہ اولاد سے پاک اور بے نیاز ہے۔ (36) بلاشبہ اللہ پاک ہی میرا اور تمہارا سبھی کا رب ہے، لہذا تم اسی ایک کے لیے عبادت کو خالص کرو۔ یہ جو میں نے تمہارے سامنے ذکر کیا ہے، یہی سیدھا راستہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تک پہنچاتا ہے۔ (37) چنانچہ اختلاف کرنے والوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اختلاف کیا اور ان کی قوم ہی کے لوگ مختلف گرد ہوں میں تقسیم ہو گئے۔ بعض ان پر ایمان لائے اور انہوں نے کہا: وہ اللہ کے رسول ہیں اور دوسرے کچھ لوگوں نے ان کے ساتھ کفر کیا، جیسے یہود۔ اسی طرح کچھ گروہوں نے ان کے بارے میں غلو (مبالغہ) کیا۔ بعض نے کہا: وہ اللہ ہیں۔ دوسرے کچھ لوگوں نے کہا: وہ اللہ کے بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب باتوں سے بلند و بالا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے معاملے میں اختلاف کرنے والوں کے لیے قیامت کے عظیم دن کی حاضری کے باعث ہلاکت ہے کیونکہ اس میں کئی مشاہدات ہوں گے اور حساب و عذاب ہوگا۔

(38) اس دن وہ کیا خوب سننے والے اور کیا خوب دیکھنے والے ہوں گے۔ وہ اس وقت سنیں گے جب سننا ان کے لیے نفع بخش نہیں ہوگا اور اس وقت دیکھیں گے جب دیکھنا ان کے لیے مفید نہیں ہوگا، لیکن ظالم لوگ دنیا کی زندگی میں واضح گمراہی میں پڑ کر سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں اور آخرت کے لیے تیاری نہیں کر رہے حتیٰ کہ وہ ان کے پاس اچانک آجائے گی جبکہ وہ اپنے ظلم پر قائم ہوں گے۔

نوٹ: عیسیٰ علیہ السلام کو بات نہ کرنے اور خاموش رہنے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ بعض موقعوں پر خاموش رہنا باعث فضیلت ہوتا ہے۔ چپ کار روزہ رکھنا ہم سے پہلے لوگوں کی شریعت میں جائز تھا، جبکہ حدیث کے مطابق ہماری شریعت میں یہ ممنوع ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں جو کچھ قرآن نے بتایا ہے، وہی قطعی برحق اور حتمی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور اس کے علاوہ تمام اقوال جھوٹ اور باطل ہیں جو رسولوں کی شان کے لائق نہیں۔ دنیا میں کفر حق سے بہرے اور اندھے ہوتے ہیں لیکن آخرت میں جب عذاب دیکھیں گے تو سب کچھ دیکھیں اور سنیں گے مگر اس وقت کا دیکھنا سننا انہیں ہرگز فائدہ نہ دے گا۔

(26) اب تازہ کھجوریں کھاؤ، پانی پیو، اپنے بیٹے سے کلمہ پڑھنا کرو اور غم نہ کرو۔ پھر اگر تمہیں کوئی انسان نظر آئے اور وہ تم سے نومولود کے بارے میں پوچھے تو اسے کہہ دینا کہ میں نے اپنے رب کی خاطر بات نہ کرنے کا روزہ رکھا ہوا ہے اور آج میں کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔ (27) چنانچہ مریم علیہا السلام اپنے بیٹے کو اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں۔ ان کی قوم نے ناگواری کے ساتھ انہیں کہا: اے مریم! تم نے بہت بری اور بے بنیاد حرکت کی ہے کہ بغیر باپ کے لڑکا لے آئی ہے۔ (28) اے عبادت میں ہارون سے مشابہت رکھنے والی! (اور وہ ایک نیک آدمی تھا) نہ تیرا باپ زانی تھا اور نہ تیری ماں بدکا تھی۔ نیوکواری میں معروف ایک پاک باز گھرانے سے تعلق رکھنے کے باوجود تو نے بغیر باپ کے لڑکا کیسے جنم دیا ہے؟ (29) تو انہوں نے اپنے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا جبکہ وہ گود میں تھا۔ قوم نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے ان سے کہا: ہم گود کے بچے سے کیسے بات کریں؟ (30) عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے انجیل دی اور مجھے اپنے نبیوں میں سے ایک نبی بنایا ہے۔ (31) اور میں جہاں بھی ہوں، اس نے مجھے بندوں کے لیے انتہائی نفع بخش بنایا ہے اور اس نے مجھے زندگی بھر نماز ادا کرنے اور زکاۃ دینے کا حکم دیا ہے۔ (32) اس نے مجھے اپنی ماں سے حسن سلوک کرنے والا بنایا اور مجھے اپنے رب کی اطاعت سے تکبر کرنے والا نہیں بنایا اور نہ اس کی نافرمانی کرنے والا بنایا ہے۔ (33) اس نے مجھے میری پیدائش کے دن، میری وفات کے دن اور قیامت کو میرے دوبارہ جی اٹھنے کے دن شیطان اور اس کے چیلوں چاٹوں سے امن میں رکھا ہے، چنانچہ شیطان مجھے ان تین وحشت ناک مواقع پر دیوانہ اور مجنوں الحواس نہیں کر سکتا۔ (34) مذکورہ صفات والے شخص عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ ان کے بارے میں یہی باتیں برحق ہیں، نہ کہ وہ جو گمراہ لوگ کہتے ہیں جو ان کے معاملے میں شک کرتے ہیں اور اختلاف کا شکار ہیں۔ (35) اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔

وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٦﴾ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٣٧﴾ وَادْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ﴿٣٨﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ﴿٣٩﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٠﴾ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيًّا ﴿٤١﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَسِّسَكَ عَذَابٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ﴿٤٢﴾ قَالَ أَسْلَمَ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ﴿٤٣﴾ وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُوا رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ﴿٤٤﴾ فَلَمَّا أَعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٥﴾ وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُم لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٤٦﴾ وَادْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿٤٧﴾

﴿36﴾ اے رسول! لوگوں کو بچھتاوے کے دن سے ڈرائیں، جب برائی کرنے والا اپنی برائی پر بچھتائے گا اور نیک آدمی اس بات پر بچھتائے گا کہ اس نے زیادہ اطاعت کیوں نہ کی۔ جب لوگوں کے صحیفے لپیٹ دیے جائیں گے اور ان کے حساب کتاب کا معاملہ مکمل ہو جائے گا اور ہر ایک اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کے انجام کو پہنچ جائے گا، حالانکہ دنیا کی زندگی میں وہ اس کے متعلق دھوکے کا شکار تھے، آخرت سے بے خبر تھے اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ ﴿37﴾ بلاشبہ مخلوق کے فنا ہونے کے بعد ہم ہی باقی رہنے والے ہیں۔ ان کے ختم ہونے اور ہمارے ان کے بعد باقی رہنے کی وجہ سے ہم ہی زمین اور اس پر موجود ہر چیز کے وارث ہوں گے، ان کے مالک اور ان میں اپنی چاہت کے مطابق ہر قسم کا تصرف اور تبدیلی کرنے والے ہوں گے اور قیامت کے دن ہمارے اکیلے ہی کی طرف وہ سب حساب اور بدلے کے لیے لوٹائے جائیں گے۔ ﴿38﴾ اے رسول! اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن میں ابراہیم علیہ السلام کے واقعے کا ذکر کریں۔ بلاشبہ وہ نہایت سچ بولنے والے اور اللہ کی آیتوں کی تصدیق کرنے والے اور اللہ کی طرف سے نبی تھے۔ ﴿39﴾ جب انھوں نے اپنے باپ آزر سے کہا: اے ابا جان! آپ اللہ کے علاوہ اس بت کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو آپ کے اسے پکارنے پر آپ کی دعائیں سنتا اور اگر آپ اس کی عبادت کریں تو آپ کی عبادت نہیں دیکھتا۔ آپ سے نقصان دور کر سکتا ہے نہ آپ کے لیے نفع کھینچ کر لاسکتا ہے۔ ﴿40﴾ اے ابا جان! بلاشبہ میرے پاس بذریعہ وحی علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا، لہذا آپ میری پیروی کریں، میں سیدھے راستے کی طرف آپ کی راہنمائی کروں گا۔ ﴿41﴾ اے ابا جان! شیطان کی اطاعت کے ذریعے سے اس کی عبادت نہ کریں۔ بلاشبہ شیطان رحمان کا نافرمان ہے کہ اس نے اسے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا تو اس نے سجدہ نہ کیا۔ ﴿42﴾ اے ابا جان! اگر آپ اپنے کفر پر مرتکب گئے تو میں ڈرتا ہوں کہ آپ کو رحمن کی طرف سے سخت عذاب پہنچے

گا اور آپ شیطان سے دوستی کی وجہ سے عذاب میں بھی اس کے ساتھی بن جائیں گے۔ ﴿43﴾ آزر نے اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام سے کہا: اے ابراہیم! کیا تو میرے ان بتوں سے منہ پھیرتا ہے جن کی میں عبادت کرتا ہوں؟ اگر تو میرے بتوں کو برا بھلا کہنے سے باز نہ آیا تو میں تجھے ضرور پتھر مار مار کر ختم کر دوں گا۔ مجھ سے بے عرصے کے لیے دور چلا جا اور میرے ساتھ بات نہ کر اور نہ میرے ساتھ اکتھے رہ۔ ﴿44﴾ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا: میری طرف سے آپ کو سلام۔ میری طرف سے آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ میں اپنے رب سے آپ کے لیے بخشش اور ہدایت کی دعا ضرور کروں گا۔ بلاشبہ وہ میرے ساتھ نہایت لطف و کرم کرنے والا ہے۔ ﴿45﴾ اور میں تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے علیحدہ ہوتا ہوں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ اور میں اپنے اکیلے رب سے دعا کرتا ہوں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ امید ہے کہ جب میں اس سے دعا کروں گا تو وہ مجھے اپنی عطا سے نہیں روکے گا کہ میں اسے پکار کر محروم ہو جاؤں۔ ﴿46﴾ پھر جب وہ انھیں اور ان کے معبودوں کو چھوڑ کر چلے گئے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے تو ہم نے انھیں خاندان کو چھوڑنے کا بدلہ یہ دیا کہ انھیں اسحاق بیٹا عطا کیا اور پھر پوتا یعقوب بھی دیا اور ہم نے ان دونوں میں سے ہر ایک کو نبی بنایا۔ ﴿47﴾ ہم نے انھیں اپنی رحمت سے نبوت کے علاوہ بہت زیادہ بھلائی بھی عطا کی اور لوگوں کی زبانوں پر ہمیشہ کے لیے ان کی اچھی تعریف جاری کر دی۔ ﴿48﴾ اور اے رسول! اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام کی خبر کا ذکر کیجیے۔ بلاشبہ وہ نہایت برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے تھے اور اللہ کے عظیم رسول اور نبی تھے۔

خبر: جب ابراہیم علیہ السلام قوم کو چھوڑ کر گئے تو سیدہ سارہ بھی ان کے ساتھ تھیں۔ اس مناسبت سے اس تحفے کا ذکر کیا جو ان دونوں کو بیٹے اور پوتے کی صورت میں عطا کیا، پھر اسماعیل علیہ السلام کا مستقل ذکر کیا، جو اللہ تعالیٰ نے انھیں اسحاق علیہ السلام سے پہلے عطا کیا تھا۔ ﴿49﴾ والدین کے ساتھ نہایت ادب و احترام، لطف و کرم اور نرمی سے بات کرنی چاہیے اور انھیں بلاتے وقت سب سے اچھے ناموں کا چناؤ کرنا چاہیے۔ ﴿50﴾ نافرمانیاں بندے کے لیے اللہ کی رحمت کے حصول میں رکاوٹ بن جاتی ہیں اور اس پر رحمت کے دروازے بند کر دیتی ہیں۔ اسی طرح اطاعت گزاری اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ﴿51﴾ ہر نیکو کار سے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کی نیکی کے مطابق اسے اچھی شہرت عطا کرے گا اور ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد تو نیکو کاروں کے امام ہیں۔

وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ۝٥٢
 وَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا آخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا ۝٥٣ وَأَذْكُرُ فِي الْكِتَابِ
 إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا ۝٥٤
 كَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۝٥٥
 وَأَذْكُرُ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيْسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ۝٥٦ وَرَفَعْنَاهُ
 مَكَانًا عَلِيًّا ۝٥٧ أُولَئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ
 مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ
 وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذِ اتَّخَذُوا عَلَيْهِمْ أَيَاتِ
 الرَّحْمَنِ خُرُوعًا وَسَبْجًا ۝٥٨ وَبُكْيًا ۝٥٩ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ
 أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ عَذَابًا ۝٦٠
 إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ
 الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۝٦١ جَدَّتْ عَدْنُ إِلَٰهِي وَعَدَا
 الرَّحْمَنِ عِبَادَةً بِالْغَيْبِ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا ۝٦٢ لَا يَسْعَوْنَ
 فِيهَا الْغَوَا إِلَّا السَّمَاوَاتُ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝٦٣
 تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝٦٤

309

۵۲ جہاں موسیٰ علیہ السلام کھڑے تھے، ان کی دائیں جانب پہاڑ سے ہم نے انہیں آواز دی اور ان کو سرگوشی کے لیے قریب کر لیا جہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا کلام سنایا۔

۵۳ ہم نے اپنی رحمت سے اور بطور انعام ان کو ان کے بھائی ہارون نبی عطا کیے۔ یہ ان کی اس دعا کا نتیجہ تھا جو انہوں نے اپنے رب سے اس بارے میں کی تھی۔

۵۴ اور اے رسول! اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن میں اسماعیل علیہ السلام کا ذکر خیر کیجیے۔ بلاشبہ وہ وعدے کے سچے تھے۔ جب وعدہ کرتے تو ضرور وفا کرتے اور وہ عظیم رسول اور نبی تھے۔ وہ اپنے گھر والوں کو نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے کا حکم دیتے اور وہ اپنے رب کے نہایت پسندیدہ اور منظور نظر تھے۔

۵۵ اے رسول! اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن میں ادریس علیہ السلام کا تذکرہ کیجیے۔ بلاشبہ وہ نہایت سچے اور اپنے رب کی آیات کی تصدیق کرنے والے تھے اور وہ اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی تھے۔

۵۶ ہم نے انہیں نبوت عطا کر کے ان کی شان بلند کی اور وہ نہایت بلند مقام و مرتبہ والے تھے۔

۵۷ یہ سب حضرات جن کا ذکر اس سورت میں آیا ہے جن کی ابتدا زکریا علیہ السلام سے ہوئی اور اختتام ادریس علیہ السلام پر ہوا، یہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کا انعام فرمایا اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور اولاد ابراہیم اور اولاد یعقوب سے ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں ہم نے اسلام کی ہدایت بخشی، انہیں اپنے برگزیدہ بندے بنایا اور نبوت عطا کی۔ جب وہ اللہ کی آیاتوں کی قراءت سنتے تو اللہ کے ڈر سے روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے۔

۵۸ پھر ان برگزیدہ انبیاء علیہم السلام کے بعد ایسے لوگ آئے جو نہایت برے اور گمراہ تھے جنہوں نے نمازیں ضائع کیں اور انہیں صحیح طرح ادا نہ کیا جیسا کہ ان سے مطالبہ تھا اور اپنی نفسانی خواہشات

کے پجاری بن کر نا جیسے بے حیائی پر مبنی گناہ کیے۔ بہت جلد انہیں دوزخ میں برے انجام اور ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

۵۹ ہاں، جس نے اپنی کمی کوتاہی سے توبہ کر لی، اللہ پر ایمان لے آیا اور نیک عمل کیے تو ان صفات والے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے اعمال کے اجر میں ذرہ بھر کمی نہ ہوگی، خواہ تھوڑی سی ہی کیوں نہ ہو۔

۶۰ وہ ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہوں گے، جن میں داخل کرنے کا وعدہ رحمان نے اپنے نیک بندوں سے غائبانہ کر رکھا ہے۔ انہوں نے انہیں دیکھا نہیں مگر ان پر ایمان رکھتے ہیں۔ جنت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے کر رکھا ہے، وہ اگرچہ آنکھوں سے اوجھل ہے مگر ہر صورت میں پورا ہونے والا ہے۔

۶۱ وہ اس میں کوئی فضول اور بے حیائی کی بات نہیں سنیں گے بلکہ ایک دوسرے کا سلام اور فرشتوں کی طرف سے کہا جانے والا سلام ہی سنیں گے اور صبح و شام حسب خواہش انہیں کھانا پیش کیا جائے گا۔

۶۲ ان مذکورہ صفات والی جنت کا وارث ہم اپنے ان بندوں کو بنائیں گے جو ہمارے حکم مانتے اور منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتے تھے۔

نوائے دعا: دعا کو ہمیشہ ایسے مددگاروں کی ضرورت رہتی ہے جو دعوت کے میدان میں اس کی مدد کریں۔

اللہ تعالیٰ کے لیے صفت کلام کا اثبات ہوتا ہے۔

وعدے کا سچا ہونا قابل تعریف عمل ہے اور یہ نبیوں اور رسولوں کے اخلاق میں سے ایک عمدہ عادت ہے۔ اس کے برعکس وعدہ خلافی ہے جو نہایت قابل مذمت صفت ہے۔

وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا
وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٣﴾ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَ
الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ تَعْلَمُ
لَهُ سَمِيًّا ﴿٦٤﴾ وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ إِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٥﴾
أَوْ لَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿٦٦﴾
فَوَرَبُّكَ لَنَحْشُرُهُمْ وَالشَّيْطَانِ ثُمَّ لَنَنْحَضِرَهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ
جِثْيًا ﴿٦٧﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّمًا أَشَدَّ عَلَى الرَّحْمَنِ
عِتْيًا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ﴿٦٩﴾ وَإِنْ
مِنْكُمْ إِلَّا وَاوِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا ﴿٧٠﴾ ثُمَّ نُنَجِّي
الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثْيًا ﴿٧١﴾ وَإِذْ اتَّلَىٰ عَلَيْهِمْ
الْإِنجِيلَ قَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ
خَيْرٌ مَقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٢﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ
أَحْسَنُ آثَانًا وَرِمْيَا ﴿٧٣﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَبْذُذْهُ
الرَّحْمَنُ مَدًّا هَٰ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا
السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٤﴾

310

اور جب اللہ تعالیٰ نے پرہیز گاروں کے اجر و ثواب کا ذکر کیا تو ساتھ ہی یہ بھی ذکر کر دیا کہ پرہیز گاری اللہ کے حکم کے سامنے رک جانے کا نام ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿٦٤﴾ اے جبریل! محمد ﷺ سے کہہ دیں: بلاشبہ فرشتے اپنی مرضی سے نازل نہیں ہوتے۔ وہ صرف اللہ کے حکم سے اترتے ہیں۔ ہمیں مستقبل میں پیش آنے والا آخرت کا معاملہ بھی اللہ ہی کا ہے اور جو دنیا میں پیچھے چھوڑ آئے ہیں اور جو دنیا و آخرت کے درمیان ہے، سب اللہ ہی کا ہے۔ اے رسول! آپ کا رب کوئی چیز بھولنے والا نہیں۔ ﴿٦٥﴾ وہ آسمانوں کا خالق، زمین کا خالق، ان دونوں کا مالک، ان کے امور کی تدبیر کرنے والا ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کا پیدا کرنے والا، اس کا مالک اور اس کی تدبیر کرنے والا ہے، لہذا اسی اکیلے کی عبادت کریں، وہی عبادت کا حقدار ہے اور اس کی عبادت پر ڈٹے رہیں۔ کوئی اس کا ہم پلہ، اس جیسا اور اس کے مشابہ نہیں جو عبادت میں اس کا شریک ہو۔ ﴿٦٦﴾ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا منکر کا فر شخص مذاق اڑاتے ہوئے کہتا ہے: کیا بھلا جب میں مر جاؤں گا تو عنقریب مجھے قبر سے دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا؟ بلاشبہ یہ بات تو عقل سے بہت دور ہے۔ ﴿٦٧﴾ کیا دوبارہ اٹھائے جانے کے اس منکر کو یہ یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے پیدا کیا جبکہ وہ کوئی قابل ذکر شے نہ تھا؟ وہ پہلی تخلیق ہی سے دوسری تخلیق پر دلیل پکڑ لیتا، حالانکہ دوسری دفعہ پیدا کرنا زیادہ سہل اور آسان ہے۔ ﴿٦٨﴾ اے رسول! آپ کے رب کی قسم! ہم ضرور انہیں ان کی قبروں سے نکال کر ان کے گمراہ کرنے والے شیطانوں کے ہمراہ حشر میں جمع کریں گے، پھر انہیں گھنٹوں کے بل جہنم کی طرف ذلیل کر کے لے جائیں گے۔ ﴿٦٩﴾ ہم بڑی شدت اور سختی کے ساتھ ان گمراہ گروہوں میں سے ان کو باہر نکالیں گے جو زیادہ نافرمان تھے اور وہ ان کے لیڈر تھے۔ ﴿٧٠﴾ یقیناً ہم خوب جانتے ہیں کہ آگ میں داخل ہونے اور اس کی گرمی اور سختی جھیلنے کا زیادہ حق دار کون ہے۔ ﴿٧١﴾ اے لوگو! تم میں سے ہر ایک کو وہ پل ضرور عبور کرنا

ہے جو جہنم کے اوپر نصب ہے اور وہاں سے ہر ایک کا گزرنا اللہ تعالیٰ کا قطعی فیصلہ ہے جو اس نے کیا ہے اور اس کے فیصلے کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ ﴿٧٢﴾ پھر ہم اس پل پر سے گزرنے کے بعد، ان لوگوں کو بچالیں گے جو اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے تھے اور ہم ظالموں کو گھنٹوں کے بل گرتا ہوا چھوڑ دیں گے۔ وہ دوزخ سے بھاگنے کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ ﴿٧٣﴾ جب لوگوں کو ہمارے رسول ﷺ پر نازل ہونے والی واضح آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ ہم دونوں فریقوں میں سے کس کا ٹھکانہ اور گھرا چھا ہے اور کس کی مجلس بہتر ہے، ہمارے گروہ کی یا تمہارے فریق کی؟ ﴿٧٤﴾ کتنی ایسی امتیں گزری ہیں جنہیں ہم نے مادی برتری پر فخر کرنے والے ان کافروں سے پہلے ہلاک کیا۔ وہ مانی طور پر ان سے کہیں زیادہ مضبوط تھیں اور وہ لوگ اپنے ظاہری رہن سہن اور لباس وغیرہ میں بھی ان سے بہت زیادہ خوبصورت تھے۔ ﴿٧٥﴾ اے رسول! کہہ دیں: جو اپنی گمراہی میں پاگل ہو تو رحمان اسے اور ڈھیل دیتا ہے تاکہ اس کی گمراہی میں اضافہ ہو، حتیٰ کہ جب وہ اس عذاب کا مشاہدہ کریں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے، خواہ دنیا میں جلدی آنے والا عذاب ہو یا قیامت کے دن دیر سے آنے والا، تو اس دن انہیں ضرور علم ہو جائے گا کہ کس کی جگہ زیادہ بری ہے اور کس کے مددگار کم ہیں، کیا وہ ان کا گروہ ہے یا مومنوں کی جماعت؟

نوائف: بلاشبہ فرشتے اللہ کے قاصد ہیں جو وحی لانے والے ہیں۔ وہ انسانوں میں سے کسی نبی اور رسول پر صرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے نازل ہوتے ہیں۔ ﴿٧٦﴾ اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ استطاعت کے مطابق اللہ کے حکم بجالانے میں مشغول رہیں اور ان پر تنگی اختیار کریں۔ ﴿٧٧﴾ تمام مخلوقات (جن و انس) کو آگ پر پیش کیا جائے گا، یعنی پل پر سے گزرنا ہوگا، نہ کہ جہنم میں داخل ہونا ہوگا اور ایسا ہر صورت میں ہوگا۔ ﴿٧٨﴾ دینی معیار اور صحیح مفہوم جالبوں اور عوام کے تصورات سے مختلف ہوتے ہیں۔ ﴿٧٩﴾ جو شخص گمراہی میں غرق اور کفر پہ ڈٹا ہوا ہو، اللہ تعالیٰ اسے اس کی جہالت اور اس کے کفر کی سرکشی میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے حتیٰ کہ اس کے دھوکا کھانے کا دورانیہ لمبا ہو جاتا ہے جو اس کے لیے زیادہ سخت پکڑ کا باعث بنتا ہے۔

وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى وَالْبَيْتُ الصَّلِيحُ
 خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَرَدًّا ﴿٦١﴾ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ
 بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٦٢﴾ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمْ اِتَّخَذَ
 عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا ﴿٦٣﴾ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَعُدُّ لَهُ مِنَ
 الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٦٤﴾ وَتَرْتَهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٦٥﴾ وَاتَّخَذُوا
 مِنْ دُونِ اللَّهِ إِلَهًا لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٦٦﴾ كَلَّا سَيَكْفُرُونَ
 بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٦٧﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيْطِينَ
 عَلَى الْكٰفِرِينَ تَؤْوَهُمْ أَزْوَاجَهُمْ فَلَا تَعْلَمُ عَلَيْهِمْ إِمَانًا عُدُّوا لَهُمْ عَدًّا ﴿٦٨﴾
 يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا ﴿٦٩﴾ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ
 إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٧٠﴾ لَا يَسْلُكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ
 الرَّحْمَنِ عَهْدًا ﴿٧١﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا ﴿٧٢﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا
 إِدًّا ﴿٧٣﴾ تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ
 هَدًّا ﴿٧٤﴾ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا ﴿٧٥﴾ وَمَا يَبْغِي لِلرَّحْمَنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٧٦﴾
 إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَنِ عَبْدًا ﴿٧٧﴾ لَقَدْ
 أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٧٨﴾ وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا ﴿٧٩﴾

311

﴿76﴾ اے رسول! گمراہی میں مزید بڑھنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفار کو دی جانے والی ڈھیل کے برعکس اللہ ہدایت والوں کو ایمان و اطاعت اور اعمالِ صالحہ میں بڑھاتا ہے جو ابدی سعادت اور رب تعالیٰ کے ہاں جزا کے اعتبار سے زیادہ نفع بخش ہیں اور انجام کے اعتبار سے بہت خوب ہیں۔ ﴿77﴾ اے رسول! کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہمارے دلائل کا انکار کیا، ہماری وعید کی پروا نہ کی اور کہا: اگر میں مر گیا اور دوبارہ اٹھایا گیا تو ضرور مجھے بہت زیادہ مال اور اولاد ملے گی۔ ﴿78﴾ کیا اسے غیب کا علم ہے اور وہ دلیل کی بنیاد پر یہ بات کہتا ہے؟ یا اس نے اپنے رب سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے کہ وہ ضرور اسے جنت میں داخل کرے گا اور ہر صورت میں اسے مال اور اولاد عطا کرے گا؟ ﴿79﴾ معاملہ ہرگز ایسا نہیں جیسا اس نے خیال کیا۔ ہم اس کا قول و عمل ضرور لکھیں گے اور ہم اس کے جھوٹے دعوے کی وجہ سے اسے عذاب پر عذاب دیں گے۔ ﴿80﴾ ہمارے اسے ہلاک کرنے کے بعد ہم ہی اس کے چھوڑے ہوئے مال و اولاد کے وارث ہوں گے اور وہ قیامت کے دن ہمارے پاس تنہا آئے گا اور اس سے اس کا مال و مرتبہ جس سے وہ فائدہ اٹھاتا تھا، چھین لیا جائے گا۔ ﴿81﴾ مشرکوں نے اللہ کے سوا غیروں کو اپنا معبود بنا لیا تاکہ وہ ان کے حمایتی اور مددگار ہوں جن کے ذریعے سے وہ غلبہ حاصل کریں۔ ﴿82﴾ معاملہ ایسے بالکل نہیں جیسے وہ خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہی معبود جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں، روز قیامت مشرکوں کی اس عبادت کا انکار کر دیں گے جو وہ ان جھوٹے خداؤں کی کرتے تھے اور وہ ان سے براءت کا اظہار کرتے ہوئے ان کے دشمن بن جائیں گے۔ ﴿83﴾ اے رسول! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطان بھیجے اور انہیں کافروں پر مسلط کر دیا جو انہیں گناہوں اور اللہ کے دین سے روکنے پر خوب ابھارتے ہیں۔ ﴿84﴾ اے رسول! آپ اللہ سے ان کی جلد ہلاکت کا مطالبہ کر کے جلدی نہ کریں۔ ہم ان کی عمریں اچھی طرح گن رہے ہیں۔ جب ان کی مہلت کا وقت ختم ہو جائے گا تو ہم انہیں وہ سزا دیں گے جس کے وہ حقدار ہیں۔ ﴿85﴾ اے رسول! قیامت کا دن یاد کریں جب ہم رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اپنے رب سے ڈرنے والوں کو نہایت عزت و اکرام کے ساتھ ان کے پروردگار کی طرف مختلف گردہوں میں جمع کریں گے۔ ﴿86﴾ اور کافروں کو بیابانوں کی طرف ہائیں گے۔ ﴿87﴾ یہ کافر ایک دوسرے کی سفارش کا اختیار نہیں رکھیں گے سوائے ان کے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لا کر دنیا میں اللہ سے اس کا عہد لیا ہو۔ ﴿88﴾ یہود و نصاریٰ اور بعض مشرکوں نے کہا: رحمن نے اولاد بنائی ہے۔ ایسی بات کہنے والو! یقیناً تم نے بہت بڑا جرم کیا ہے۔ ﴿89﴾

﴿90﴾ قریب ہے کہ اس بری بات سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین میں دراڑیں اور شکاف پڑ جائیں اور قریب ہے کہ پہاڑ گر کر ڈھے جائیں۔

﴿91﴾ یہ سب اس وجہ سے کہ انہوں نے رحمان کی طرف اولاد کی نسبت کی۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

﴿92﴾ یہ بات کس طرح صحیح ہو سکتی ہے کہ رحمن نے اولاد بنائی ہے کیونکہ وہ اس سے پاک ہے۔ ﴿93﴾ آسمانوں میں جتنے فرشتے اور زمین میں جتنے انسان اور جن ہیں، سب ضرور قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے فرمانبردار بن کر پیش ہوں گے۔ ﴿94﴾ اللہ تعالیٰ نے ان سب کا اپنے علم سے احاطہ کر رکھا ہے اور انہیں اچھی طرح گن رکھا ہے، لہذا ان میں سے کوئی فرد بھی اس سے چھپا ہوا نہیں۔ ﴿95﴾ ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس کے پاس تنہا آئے گا۔ اس کا کوئی مددگار ہوگا نہ اس کے پاس مال ہی ہوگا۔

نوٹ: اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ہدایت پر ثابت قدم رکھتا ہے، انہیں مزید توفیق اور نصرت عنایت فرماتا ہے اور ان کے لیے بدلے کے طور پر اپنی آیات نازل فرماتا ہے جس سے ان کا ایمان و یقین مزید پختہ ہو جاتا ہے۔ ﴿96﴾ یہ آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ کافر نہایت بے وقوف اور سوچ اور فکر کا ہلکا ہوتا ہے۔ اس کی خواہشات بڑی چلی چڑی ہوتی ہیں جنہیں وہ آخرت میں یقیناً اس کے بالکل برعکس پائے گا۔ ﴿97﴾ اللہ تعالیٰ نے شیطانوں کو کافروں پر مسلط کر دیا ہے کہ وہ انہیں گمراہ کرتے رہتے ہیں اور انہیں برائی کا درس دیتے ہیں اور اللہ کی اطاعت سے ہٹا کر اس کی نافرمانی پر لگاتے ہیں۔ ﴿98﴾ اہل علم و فضل اور نیکوکار اللہ کے حکم سے قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ
وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَنُنذِرَ
بِهِ قَوْمًا لَّدُنَّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هَلْ يُحْسِنُ
مِنْهُمْ مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾

وَرَدَّ الْمَلَائِكَةَ إِنَّا نَنبِئُكَ بِمَا تَعْمَلُ
سُورَةُ طه وَهُوَ مِنْ سُرُورِهِ وَنُنذِرَ قَوْمًا مِّنْ قَبْلِهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾
طه ﴿١﴾ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى ﴿٢﴾ إِلَّا تَذَكُّرًا لِّمَن
يُنْخَسِرُ ﴿٣﴾ تَنْزِيلًا مِّنْ خَلْقِ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ الْعُلَى ﴿٤﴾
الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى ﴿٥﴾ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى ﴿٦﴾ وَإِنْ تَجَهَّرَ بِالْقَوْلِ
فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ﴿٧﴾ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ
الْحُسْنَى ﴿٨﴾ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى ﴿٩﴾ إِذْ رَأَى نَارًا فَقَالَ
لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ
أَجْدُعُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾ فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ يَمْوَسَى ﴿١١﴾ إِنِّي أَنَا
رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾

312

﴿٩٦﴾ بلاشبہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور ایسے نیک عمل کیے جو اللہ کو پسند ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے محبت پیدا فرمادے گا، اس طرح کہ وہ خود بھی ان سے ضرور محبت کرے گا اور انھیں اپنے بندوں کا بھی محبوب بنا دے گا۔

﴿٩٧﴾ اے رسول! یقیناً ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں نازل کر کے آسان کر دیا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے آپ پر ہمیزگار بندوں کو بشارت دیں جو میرے حکموں کی تعمیل کرتے اور میرے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں اور ایسے لوگوں کو ڈرائیں جو حق بات قبول کرنے کے معاملے میں سخت جھگڑالو اور سینہ زوری کرنے والے ہیں۔

﴿٩٨﴾ کتنی ہی ایسی قومیں تھیں جنھیں ہم نے آپ کی قوم سے پہلے ہلاک کیا، تو کیا آج ان میں سے کسی امت کی آہٹ آپ کو سنائی دیتی ہے؟ یا کیا ان کی آواز کی بھینک بھی آپ کے کان میں پڑتی ہے؟ اس لیے جب اللہ کا حکم ہوگا تو جو عذاب ان پر آیا، ان کے علاوہ لوگوں پر بھی آجائے گا۔

سورہ طہ کی ہے

سورت کی بعض متاخذ: قرآن کی ہدایت کی پیروی کرنا اور اس کے پیغام کو قبول کرنا سعادت مندی ہے جبکہ اس کی مخالفت کرنا بدبختی ہے۔

تفسیر: ﴿١﴾ حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورہ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

﴿٢﴾ اے رسول! ہم نے آپ پر یہ قرآن اس لیے نہیں اتارا کہ آپ اپنی قوم کے اپنے اوپر ایمان نہ لانے پر حسرت و افسوس کرتے ہوئے خود کو گھائل کر لیں۔

﴿٣﴾ ہم نے یہ قرآن صرف ان لوگوں کی وعظ و نصیحت کے لیے اتارا جنھیں اللہ نے اپنی ذات سے ڈرنے کی توفیق دی ہے۔

﴿٤﴾ اس قرآن کو اس اللہ نے اتارا ہے جس نے زمین پیدا کی اور بلند و بالا آسمان بنائے۔ یہ قرآن عظیم ہے کیونکہ یہ عظیم ذات کی جانب سے نازل ہوا ہے۔

﴿٥﴾ رحمن اپنے عرش پر اس طرح بلند اور مستوی ہوا جیسے اس کی عظمت و جلال کے لائق ہے۔

﴿٦﴾ اسی اکیلے پاک رب کی وہ تمام مخلوقات ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور جو مٹی کے نیچے ہیں۔ سب کو پیدا کرنے والا، سب کا مالک اور سب کی تدبیر کرنے والا وہی ہے۔

﴿٧﴾ اے رسول! اگر آپ اپنی بات علانیہ کریں یا اسے چھپائیں، تو یقیناً اللہ پاک ان سب باتوں کو جانتا ہے۔ وہ پوشیدہ بات اور پوشیدہ سے بھی پوشیدہ تر بات، مثلاً دلی خیالات کو بھی جانتا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

﴿٨﴾ اللہ جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس ذات واحد کے ایسے نام ہیں جو حسن اور خوبصورتی میں انتہائی کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔

اور جب نبی اکرم ﷺ اپنی قوم کی بے رحمی اور حق سے منہ موڑنے کا سامنا کرنے لگے تو آپ کی تسلی کے لیے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ذکر ہوا، چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿٩﴾ اے رسول! یقیناً آپ کے پاس موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی خبر آچکی ہے۔

﴿١٠﴾ جب انھوں نے اپنے ایک سفر میں آگ دیکھی تو اپنی اہلیہ سے کہا: تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں نے آگ دیکھی ہے، ممکن ہے کہ میں اس آگ کا کوئی انگارا تمھارے پاس لاؤں یا وہاں مجھے کوئی راستہ بتانے والا مل جائے۔ ﴿١١﴾ پھر جب وہ آگ والی جگہ پر آئے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ کہہ کر آواز دی: اے موسیٰ! ﴿١٢﴾ یقیناً میں ہی تمھارا رب ہوں، اب مجھ سے مناجات کے لیے اپنے جوتے اتار دو، بلاشبہ تم ایک پاک وادی (طوی) میں ہو۔

فوائد: ﴿١﴾ قرآن مجید کے نزول کا یہ مقصد نہیں کہ عبادت میں اپنے نفس کو تھکا دیا جائے اور اسے بے جا مشقت میں ڈالا جائے۔ یہ تو یقیناً نصیحت بھری کتاب ہے جس سے وہی لوگ نفع حاصل کرتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ ﴿٢﴾ اللہ تعالیٰ نے تخلیق اور حکم کا ایک ساتھ ذکر کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اس کی تخلیق حکمت سے خالی نہیں، اسی طرح وہ جو حکم دیتا ہے یا جس سے منع کرتا ہے، وہ بھی سراسر عدل و حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔ ﴿٣﴾ خاوند پر فرض ہے کہ وہ بیوی کی غذا، لباس، رہائش اور سردی (و گرمی) سے بچاؤ کے انتظامات کرے۔

وَإِنَّا اخْتَرْنَاكَ فَاسْتَبِعْ لِمَا يُوحَىٰ ﴿١٣﴾ إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا
 أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ﴿١٤﴾ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ
 أَكَادُ أُخْفِيهَا لِلتَّجْرِي كُلِّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ﴿١٥﴾ فَلَا يَصُدُّكَ عَنْهَا
 مَن لَّابُؤٌ مِّنْ بَهَاوَاتٍ تَبَعَهُ هَوَاهُ فِتْرَتِي ﴿١٦﴾ وَمَاتَلَّكَ بِمِثْلِكَ يَمِينِكَ يَمُوسَىٰ ﴿١٧﴾
 قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا
 مَآرِبٌ أُخْرَىٰ ﴿١٨﴾ قَالَ أَلْقَهَا يَمُوسَىٰ ﴿١٩﴾ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ
 تَسْعَىٰ ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ﴿٢١﴾
 وَاضْمُرْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجَ بَيْضَاءَ مِّنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً
 أُخْرَىٰ ﴿٢٢﴾ لِذُرِّيَّتِكَ مِّنْ أَيْتِنَا الْكُبْرَىٰ ﴿٢٣﴾ إِذْ هَبَّ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ
 طَغَىٰ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ﴿٢٥﴾ وَبَيِّرْ لِي أَمْرِي ﴿٢٦﴾ وَأَحْلِلْ
 عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوا قَوْلِي ﴿٢٨﴾ وَاجْعَلْ لِّي وَزِيرًا مِّنْ
 أَهْلِ بَيْتِي ﴿٢٩﴾ هَارُونَ أَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ﴿٣١﴾ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ﴿٣٢﴾
 كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ﴿٣٣﴾ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا
 بَصِيرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَمُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَّا
 عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ﴿٣٧﴾ إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ﴿٣٨﴾

313

﴿١٣﴾ اور اے موسیٰ! میں نے تمہیں اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب کر لیا ہے، لہذا جو وحی میں تمہاری طرف کروں، اسے غور سے سنو۔ ﴿١٤﴾ بے شک میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس لیے تم مجھ کی عبادت کرو اور کامل طریقے سے نماز ادا کرو تا کہ اس میں مجھے یاد کرو۔ ﴿١٥﴾ بلاشبہ قیامت ہر صورت میں آنے والی اور واقع ہونے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں، اسی لیے اس کا وقت مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا، لیکن نبی کے بتانے کی وجہ سے وہ اس کی نشانیاں جانتے ہیں اور قیامت اس لیے واقع ہونی ہے کہ ہر شخص کو اس کے اچھے یا برے عمل کا بدلہ دیا جائے۔ ﴿١٦﴾ لہذا اس پر ایمان نہ رکھنے والا اور حرام کاموں کے حوالے سے اپنی خواہشات کا پجاری کوئی کا فر تمہیں اس کی تصدیق کرنے سے اور عمل صالح کے ساتھ اس کے لیے تیاری کرنے سے ہرگز نہ روک دے کہ تم اس وجہ سے ہلاک ہو جاؤ۔ ﴿١٧﴾ اے موسیٰ! یہ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ ﴿١٨﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ میرا عصا ہے جس پر میں چلتے ہوئے ٹیک لگاتا ہوں اور اسے میں درخت پر مارتا ہوں تا کہ اس کے پتے میری بکریوں کے لیے گریں اور میرے لیے اس میں ان کے علاوہ دیگر فوائد بھی ہیں۔ ﴿١٩﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! اسے بھینکو۔ ﴿٢٠﴾ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے اسے چھینک دیا۔ وہ فوراً سانپ کی صورت میں بدل گیا اور بڑی تیزی اور پھرتی سے حرکت کرنے لگا۔ ﴿٢١﴾ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اپنا عصا پکڑ لو اور اس کے سانپ بننے سے نہ ڈرو۔ جب تم اسے پکڑو گے تو ہم اس کی پہلی حالت میں لوٹا دیں گے۔ ﴿٢٢﴾ اور اپنا ہاتھ اپنی نعل میں ڈال لو، وہ سفید چمکتا ہوا ہو کر نکلے گا لیکن برص (پھلہیری) کی بیماری سے نہیں۔ یہ تمہارے لیے دوسرا معجزہ ہے۔ ﴿٢٣﴾ اے موسیٰ! ہم نے یہ دونوں معجزے تمہیں اس لیے دکھائے تا کہ تمہیں اپنی کچھ عظیم نشانیاں دکھائیں جو ہماری قدرت اور اس امر کی دلیل ہیں کہ تم اللہ کے رسول ہو۔ ﴿٢٤﴾ اے موسیٰ! فرعون کی طرف جاؤ، بلاشبہ وہ کفر اور اللہ کے خلاف سرکشی میں حد سے بڑھ چکا ہے۔ ﴿٢٥﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے تاکہ میں تکلیف برداشت کر سکوں۔ ﴿٢٦﴾ اور میرے لیے میرا کام آسان کر دے۔ ﴿٢٧﴾ اور مجھے صاف اور رواں زبان میں بات کرنے کی طاقت دے۔ ﴿٢٨﴾ تاکہ وہ میرا کلام سمجھیں جب میں انہیں تیرا پیغام پہنچاؤں۔ ﴿٢٩﴾ اور میرے اہل میں سے کوئی میرا مددگار بنا دے جو میرے معاملات میں میری مدد کرے۔ ﴿٣٠﴾ ہارون بن عمران کو، جو میرا بھائی ہے۔ ﴿٣١﴾ اس کے ساتھ میری کمر مضبوط کر۔ ﴿٣٢﴾ اور اسے رسالت میں میرا شریک بنا۔ ﴿٣٣﴾ تاکہ ہم کثرت سے تیری تسبیح کریں۔ ﴿٣٤﴾ اور کثرت سے تیرا ذکر کریں۔ ﴿٣٥﴾ بلاشبہ تو ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔ ہمارے معاملات میں سے کوئی معاملہ تجھ سے چھپا نہیں۔ ﴿٣٦﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! جو تم نے مانگا، ہم نے دے دیا۔ ﴿٣٧﴾ اور یقیناً ہم نے تم پر دوسری مرتبہ انعام کیا۔ ﴿٣٨﴾ جب ہم نے تمہاری ماں کو الہام کیا جو کچھ اسے الہام کیا جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے فرعون کے کمر و فریب سے تمہاری حفاظت کی۔

﴿٢٧﴾ اور مجھے صاف اور رواں زبان میں بات کرنے کی طاقت دے۔ ﴿٢٨﴾ تاکہ وہ میرا کلام سمجھیں جب میں انہیں تیرا پیغام پہنچاؤں۔ ﴿٢٩﴾ اور میرے اہل میں سے کوئی میرا مددگار بنا دے جو میرے معاملات میں میری مدد کرے۔ ﴿٣٠﴾ ہارون بن عمران کو، جو میرا بھائی ہے۔ ﴿٣١﴾ اس کے ساتھ میری کمر مضبوط کر۔ ﴿٣٢﴾ اور اسے رسالت میں میرا شریک بنا۔ ﴿٣٣﴾ تاکہ ہم کثرت سے تیری تسبیح کریں۔ ﴿٣٤﴾ اور کثرت سے تیرا ذکر کریں۔ ﴿٣٥﴾ بلاشبہ تو ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔ ہمارے معاملات میں سے کوئی معاملہ تجھ سے چھپا نہیں۔ ﴿٣٦﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! جو تم نے مانگا، ہم نے دے دیا۔ ﴿٣٧﴾ اور یقیناً ہم نے تم پر دوسری مرتبہ انعام کیا۔ ﴿٣٨﴾ جب ہم نے تمہاری ماں کو الہام کیا جو کچھ اسے الہام کیا جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے فرعون کے کمر و فریب سے تمہاری حفاظت کی۔

﴿٣٧﴾ اور یقیناً ہم نے تم پر دوسری مرتبہ انعام کیا۔ ﴿٣٨﴾ جب ہم نے تمہاری ماں کو الہام کیا جو کچھ اسے الہام کیا جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے فرعون کے کمر و فریب سے تمہاری حفاظت کی۔

﴿٣٧﴾ اور یقیناً ہم نے تم پر دوسری مرتبہ انعام کیا۔ ﴿٣٨﴾ جب ہم نے تمہاری ماں کو الہام کیا جو کچھ اسے الہام کیا جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے فرعون کے کمر و فریب سے تمہاری حفاظت کی۔

﴿٣٧﴾ اور یقیناً ہم نے تم پر دوسری مرتبہ انعام کیا۔ ﴿٣٨﴾ جب ہم نے تمہاری ماں کو الہام کیا جو کچھ اسے الہام کیا جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے فرعون کے کمر و فریب سے تمہاری حفاظت کی۔

﴿٣٧﴾ اور یقیناً ہم نے تم پر دوسری مرتبہ انعام کیا۔ ﴿٣٨﴾ جب ہم نے تمہاری ماں کو الہام کیا جو کچھ اسے الہام کیا جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے فرعون کے کمر و فریب سے تمہاری حفاظت کی۔

﴿٣٧﴾ اور یقیناً ہم نے تم پر دوسری مرتبہ انعام کیا۔ ﴿٣٨﴾ جب ہم نے تمہاری ماں کو الہام کیا جو کچھ اسے الہام کیا جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے فرعون کے کمر و فریب سے تمہاری حفاظت کی۔

أَنْ أَقْدِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَأَقْدِفِيهِ فِي الْبَيْمِ فَلْيَلْقِهِ الْبَيْمُ
 بِالسَّاحِلِ يَا خُذْهُ عَدُوِّي وَعَدُوْلَهُ وَالْقَيْتُ عَلَيْكَ حَبَّةٌ
 مِّنِّي هَ وَ لَتَصْنَعَنَّ عَلَيَّ عَيْنِي ٣٨ اِذْ تَسْتَشِيْ اُخْتِكَ فَتَقُوْلُ هَلْ
 اَدْلُكُمْ عَلَيَّ مَنْ يَكْفُلُهُ فَرَجَعْنَاكَ اِلَى اُمِّكَ كِي تَقْرَأَ عَيْنَهَا
 وَلَا تَحْزَنَ هَ وَ قَتَلْتَ نَفْسًا فَجَبَيْنَاكَ مِنَ الْعَمْرِ وَقَتَلْنَاكَ
 فَتُوْنَا هَ فَلَيْسَتْ سِنِيْنَ فِيْ اَهْلِ مَدِيْنَ هَ لَمْ تَجِدْتِ عَلَيَّ قَدْرًا
 يُّمُوْسَى ٣٩ وَاَصْطَنَعْتَكَ لِنَفْسِيْ ٤٠ اِذْ هَبَّ اَنْتَ وَاخُوكَ بِاَيَّتِيْ
 وَلَا تَنْبِيْا فِيْ ذِكْرِيْ ٤١ اِذْ هَبَّا اِلَى فِرْعَوْنَ اِنَّهُ طَغَى ٤٢ فَقُوْلَا لَهُ
 قُوْلَا لِيْنَا الْعَلَّةُ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشَى ٤٣ قَالَا رَبَّنَا اِنَّا نَخَافُ اَنْ
 يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَوْ اَنْ يَّطْغَى ٤٤ قَالَا لَتَخَافَا اِنِّيْ مَعَكُمْ اَسْمِعُ
 وَاَرَى ٤٥ فَاتَّبِعْهُ فَقُوْلَا اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيَّ
 اِسْرَاءِيْلَ هَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ قَدْ جِئْنَاكَ بِاَيَّةٍ مِّنْ رَبِّكَ وَالسَّلَامُ
 عَلَيَّ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى ٤٦ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ الْبَيِّنَاتُ اَلْعَذَابُ عَلَيَّ مَنِ
 كَذَّبَ وَتَوَلَّى ٤٧ قَالَا فَمَنْ رَبُّكُمَا يُّمُوْسَى ٤٨ قَالَا رَبُّنَا الَّذِيْ اَعْطَى
 كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى ٤٩ قَالَا فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُولَى ٥٠

314

کوئی اور تکلیف دے۔

٣٨ ہم نے جب اسے الہام کر کے یہ حکم دیا کہ بیئے کی پیدائش کے بعد اسے صندوق میں ڈال دینا اور اس صندوق کو دریا میں ڈال دینا، پھر عقرب دریا سے ہمارے حکم سے کنارے پر چھینک دے گا اور اسے میرا اور اس کا دشمن اٹھالے گا اور وہ ہے فرعون۔ میں نے تجھ پر اپنی محبت ڈال دی تو لوگ تجھ سے محبت کرنے لگے اور تاکا تو میری آنکھوں کے سامنے اور میری حفاظت و نگرانی میں پرورش پائے۔

٣٩ جب تیری بہن نکلی اور تابوت کے پیچھے چھپتی رہی اور جنھوں نے اسے پکڑا، اس نے ان سے کہا: کیا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاؤں جو اس کی حفاظت کرے، اسے دودھ پلائے اور اس کی تربیت کرے؟ پھر ہم نے تجھے تیری ماں کی طرف لوٹا کر تجھ پر احسان کیا تاکہ وہ تیرے لوٹنے پر خوش ہو جائے اور تیری وجہ سے غمگین نہ ہو۔ اور تو نے قطعی کو مار مار کر قتل کر دیا تو پھر ہم نے تجھے سزا سے بچا کر تجھ پر احسان کیا اور ہم نے تجھے بار بار پیش آنے والی کئی آزمائشوں سے بچایا۔ پھر تو نکلا اور اہل مدین میں کئی سال رہا، پھر اے موسیٰ! تو اس وقت آیا جو تیرے مجھ سے ہم کلامی کے لیے آنے کا وقت مقدر کر دیا گیا تھا۔

٤٠ میں نے تجھے اپنی رسالت کے لیے منتخب کر لیا کہ جو وحی میں تیری طرف کروں، وہ تو لوگوں تک پہنچا۔

٤١ اے موسیٰ! تو اور تیرا بھائی ہارون ہماری نشانیاں لے کر جاؤ جو اللہ کی قدرت اور وحدانیت کی دلیل ہیں اور میری طرف دعوت دینے اور مجھے یاد کرنے میں سستی اور کمزوری نہ دکھانا۔

٤٢ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کفر اور اللہ کے خلاف بغاوت میں حد سے بڑھ چکا ہے۔

٤٣ تم دونوں اس کے ساتھ نرمی سے بات کرنا جس میں سختی نہ ہو، شاید کہ وہ سمجھ جائے یا اللہ سے ڈرے اور توبہ کر لے۔

٤٤ موسیٰ اور ہارون علیہ السلام نے کہا: ہمیں خوف ہے کہ وہ دعوت کے مکمل ہونے سے پہلے ہی ہم پر کوئی زیادتی کرنے میں جلد بازی کرے یا ہم پر ظلم میں حد سے بڑھتے ہوئے ہمیں قتل کر دے یا

٤٥ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سے فرمایا: تم ڈرو نہیں۔ میں اپنی نصرت و حمایت کے اعتبار سے تمہارے ساتھ ہوں۔ تمہارے اور اس کے درمیان جو بات ہوگی، میں اسے سن اور دیکھ رہا ہوں۔
 ٤٦ اب تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو: اے فرعون! بلاشبہ ہم تیرے رب کے رسول ہیں، لہذا توبہ کی سزا لیں کہ ہماریساتھ بیچ دے۔ ان کے بیٹوں کو قتل کر کے اور ان کی بیٹیوں کو زندہ رکھ کر انہیں عذاب نہ دے۔ یقیناً ہم تیرے رب کی طرف سے اپنی سچائی کی واضح دلیل اور نشانی بھی لائے ہیں۔ جو شخص ایمان لایا اور اس نے اللہ کی ہدایت کی پیروی کی، اس کے لیے اللہ کے عذاب سے بچنے کی ضمانت ہے۔

٤٧ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف وحی کی ہے کہ دنیا و آخرت میں عذاب اس شخص کو ملے گا جس نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور رسولوں کے لائے ہوئے پیغام سے منہ پھیرا۔
 ٤٨ فرعون نے ان دونوں کے لائے ہوئے پیغام کا انکار کرتے ہوئے کہا: اے موسیٰ! تمہارا وہ رب کون ہے جس کے بارے میں تمہارا خیال ہے کہ اس نے تم دونوں کو میری طرف بھیجا ہے؟
 ٤٩ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب شکل و صورت عطا کی ہے، پھر اس نے جس مقصد کے لیے مخلوق بنائی ہے، اس کی اس طرف راہنمائی کی۔
 ٥٠ فرعون نے کہا: تو پھر ان پچھلی امتوں کا کیا ہے گا جو کفر پر تھیں؟

نوائد: موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اور دیگر انبیاء و رسل علیہم السلام پر اللہ تعالیٰ کی کمال توجہ کا بیان اور اس اہمیت و توجہ والے شرف میں سے انبیاء کے وارثوں کو بھی ان کے اللہ کے ساتھ تعلق کے بقدر حصہ ملتا ہے۔ مخلوقات کی عمومی ہدایت کا مفہوم یہ ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ ہر مخلوق اپنے ان منافع کے حصول کی کوشش کرتی ہے جو اس کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اور اپنے آپ سے نقصان دہ چیزوں کو دور کرتی ہے۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی فضیلت اور جس کے پاس توت و اقتدار ہو، اسے اچھائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے وقت نرمی سے کام لینا چاہیے۔ اس انداز سے یہ فریضہ ادا کرنے والے کی حفاظت اللہ کے ذمے ہے۔ ماضی، حال اور مستقبل کا علم غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

قَالَ عَلِمَهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَى ﴿٥٦﴾
 الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَاسْلُكْ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَ
 أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتَّى ﴿٥٧﴾
 كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِأُولِي النَّهْيِ ﴿٥٨﴾ مِنْهَا
 خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى ﴿٥٩﴾ وَلَقَدْ آرَيْنَاهُ
 آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَى ﴿٦٠﴾ قَالَ أَجِئْتَنَا النَّجْرَ جَنَابًا مِنْ أَرْضِنَا
 بِسِحْرِكَ يَا مُوسَى ﴿٦١﴾ فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ
 مَوْعِدًا لَا نُخْلَفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ مَكَانًا سَوِيًّا ﴿٦٢﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ
 يَوْمَ الزَّيْنَةِ وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٦٣﴾ فَتَوَلَّى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ
 كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَى ﴿٦٤﴾ قَالَ لَهُمُ مُوسَى وَبَيْكُمُ لَأَنْتُمْ أَكْفَرُ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
 فَيَسُحِّرُكُمْ بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى ﴿٦٥﴾ فَتَنَازَعُوا أَمْرَهُمْ
 بَيْنَهُمْ وَأَسْرُوا النَّجْوَى ﴿٦٦﴾ قَالُوا إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ يُرِيدُ أَنْ
 يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمْ وَأَيْدِيَهُمْ بَطِرَ يَبْعَتُكُمُ الْهَيْمَلِيُّ ﴿٦٧﴾
 فَاجْمَعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ اتُّوَصَفَاءُ وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَى ﴿٦٨﴾
 قَالُوا يَا مُوسَى إِمَّا أَنْ نُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى ﴿٦٩﴾

315

کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ ﴿٥٦﴾ چنانچہ فرعون لوٹ گیا اور پوری منصوبہ بندی کرنے کے بعد مقررہ دن اس جگہ آیا جو ایک دوسرے سے مقابلے کے لیے طے پائی تھی۔
 ﴿٥٧﴾ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے جادوگروں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بچ جاؤ، جادو کے ذریعے سے تم لوگوں کو جو دھوکا دیتے ہو، اس کے ذریعے سے اللہ پر جھوٹ نہ گھڑو، ورنہ وہ تمہیں اپنے عذاب سے ملیا میٹ کر دے گا اور یاد رکھو! اللہ پر جھوٹ گھڑنے والا ہر حال میں نقصان اٹھائے گا۔
 ﴿٥٨﴾ جادوگروں نے جب موسیٰ علیہ السلام کی بات سنی تو ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر آپس میں سرگوشی کی۔
 ﴿٥٩﴾ جادوگروں نے ایک دوسرے سے آہستہ سے کہا: بلاشبہ موسیٰ اور ہارون دونوں جادوگر ہیں اور وہ دونوں چاہتے ہیں کہ جو جادو وہ لائے ہیں، اس کے ذریعے سے تمہیں مصر سے نکال دیں اور تمہاری عالی شان روایات ختم اور تمہارا بہترین مذہب برباد کر دیں۔
 ﴿٦٠﴾ لہذا تم بھی اپنا معاملہ پوری طرح مضبوط کرو اور اس کے بارے میں کسی اختلاف کا شکار نہ ہو۔ پوری صف بندی کر کے آگے بڑھو اور ایک بار ہی وہ پھینکو جو تمہارے پاس ہے (اپنی زبردست مہارت کا مظاہرہ کرو)، آج کامیابی اسی کی ہے جو اپنے مخالف پر غالب آگیا۔
 ﴿٦١﴾ جادوگروں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے موسیٰ! تمہیں دونوں باتوں کا اختیار ہے کہ پہلے تم اپنا جادو پیش کرو یا (اگر تم کہتو) ہم اس کی ابتدا کرتے ہیں۔
نوائد: ﴿٥٦﴾ زمین سے مختلف قسموں اور رنگوں کی نباتات اور کھیتیاں نکالنا، اللہ تعالیٰ کی قدرت اور کسی بنانے والے کے وجود کی واضح دلیل ہے۔ ﴿٥٧﴾ ان آیات میں دوبارہ لوٹائے جانے کی دو واضح عقلی دلیلیں ذکر کی گئی ہیں: زمین کے بخر ہونے کے بعد اس سے نباتات نکالنا اور انسانوں کو اس سے نکالنا اور دوبارہ وجود بخشنا۔ ﴿٥٨﴾ فرعون کا کفر عناد اور دشمنی کی بنا پر تھا کیونکہ اسے صرف بتایا ہی نہیں گیا بلکہ اس نے نشانیاں اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور دل کی گہرائیوں سے انہیں تسلیم بھی کیا (مگر زبان سے اقرار نہ کیا)۔ ﴿٥٩﴾ موسیٰ علیہ السلام نے جشن کا دن منتخب کیا تا کہ سب لوگوں کے سامنے اللہ کا کلمہ بلند ہو، اس کا دین غالب آئے، کفر خاک آلود ہو اور یہ خبر ہر طرف پھیل جائے۔

﴿٥٦﴾ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا: وہ امتیں جس پر تمہیں، اس کا علم میرے رب کے پاس ہے جو لوح محفوظ میں درج ہے۔ میرا رب ان کے علم میں غلطی نہیں کرتا اور ان کے بارے میں اسے جو علم ہے، وہ اسے بھولتا بھی نہیں۔

﴿٥٧﴾ میرے اس رب کے پاس جس نے زمین کو تمہارے لیے بچھا کر اسے رہنے سہنے کے قابل بنایا، تمہارے اس پر چلنے کے لیے اس میں مناسب راستے بنائے اور آسمان سے بارش کا پانی نازل کیا۔ پھر ہم نے اس پانی کے ذریعے سے مختلف انواع و اقسام کی نباتات نکالیں۔

﴿٥٨﴾ اے لوگو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہارے لیے پیدا کی ہیں، ان میں سے کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ۔ بلاشبہ ان مذکورہ بالا نعمتوں میں عقل والوں کے لیے اللہ کی قدرت و وحدانیت کے یقینی دلائل موجود ہیں۔

﴿٥٩﴾ زمین کی مٹی سے ہم نے تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور جب تم فوت ہو جاؤ گے تو دفن کے ذریعے سے تمہیں اسی میں لوٹائیں گے اور اسی سے روز قیامت تمہیں دوسری مرتبہ نکالیں گے۔ یقیناً ہم نے فرعون کے لیے اپنی مکمل نشانیاں ظاہر کیں اور اس نے ان کا مشاہدہ بھی کیا مگر پھر انہیں جھٹلایا اور اللہ پر ایمان لانے کی بات قبول کرنے سے رکا رہا۔

﴿٦٠﴾ فرعون نے کہا: اے موسیٰ! جو جادو تم لائے ہو، کیا اس کے ذریعے سے تم ہمیں مصر سے نکالنا چاہتے ہو تا کہ اس کی بادشاہت تمہارے لیے باقی رہے؟

﴿٦١﴾ اے موسیٰ! ہم بھی تمہارے مقابلے میں تمہارے جیسا جادو لائیں گے، لہذا وقت اور جگہ کا تعین کر کے اپنے اور ہمارے درمیان ایک دن مقرر کرو جس سے نہ ہم آگے پیچھے ہوں اور نہ تم اس کی خلاف ورزی کرو اور یہ برابر کی جگہ ہو جہاں دونوں فریق آسانی سے پہنچ سکیں۔

﴿٦٢﴾ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا: ہمارے اور تمہارے درمیان جشن کے دن کا وعدہ ہے جہاں لوگ دن چڑھے اپنی عید منانے

66) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بلکہ تم پہلے پھینکو جو تمہارے پاس ہے۔ انہوں نے وہ پھینکا جو ان کے پاس تھا تو ان کی رسیاں اور لائٹھیاں جو انہوں نے پھینکی تھیں، وہ ان کے جادو کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کو تیزی سے حرکت کرتے سانپ معلوم ہونے لگیں۔

67) تب موسیٰ علیہ السلام کو ان کی اس کارروائی سے دل ہی دل میں خوف محسوس ہوا۔

68) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: جو تمہیں دکھائی دے رہا ہے، اس سے نہ ڈرو۔ اے موسیٰ! بلاشبہ تم ہی ان پر فتح یاب اور غالب ہو گے۔

69) تمہارے دائیں ہاتھ میں جو لائٹھی ہے، اسے پھینکو تو یہ بڑے اثر دہے کی شکل اختیار کر لے گی جو ان کے سارے جادو کو نگل جائے گا۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہے، وہ صرف جادو کی ایک چال ہے اور جادوگر جہاں بھی ہو، وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

70) چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لائٹھی پھینکی تو وہ سانپ بن گئی اور جادوگروں نے جو کچھ گھڑا تھا، اس نے وہ سب کچھ نگل لیا۔ جادوگروں کو جب علم ہو گیا کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جو کچھ ہے وہ جادو نہیں، وہ تو اللہ کی طرف سے ہے، تو وہ سب اللہ کے حضور سجدے میں گر گئے۔ انہوں نے کہا: ہم موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لائے جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔

71) فرعون نے جادوگروں کے ایمان کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اور انہیں دھمکی دیتے ہوئے کہا: کیا تم موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو اس سے پہلے کہ میں تمہیں اس کی اجازت دیتا؟ اے جادوگرو! یقیناً موسیٰ تمہارا بڑا (اور استاد) ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے، اس لیے میں ضرورت میں سے ہر ایک کے پاؤں اور ہاتھ مخالف سمت میں کاٹوں گا (دایاں پاؤں اور بائیں ہاتھ یا اس کے برعکس) اور تمہارے جسموں کو بھجور کے تنوں پر لٹکائوں گا حتیٰ کہ تم مر جاؤ اور تم دوسرے لوگوں کے لیے عبرت بنو۔ اس وقت تمہیں پتہ چلے گا کہ کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیر پا ہے،

قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِمْ مِنْ سُحْرِهِمْ
أَنَّهُ تَسْعَى ۖ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةَ مُوسَى ۚ قُلْنَا لَا تَخَفْ
إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى ۖ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا
صَنَعُوا كَيْدُ سِحْرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى ۚ فَأَلْقَى السَّحْرَةَ
سُجَّدًا قَالُوا أَمَّا رَبُّ هِرُونَ وَمُوسَى ۚ قَالَ أَمْنْتُمْ لَهُ قَبْلَ
أَنْ أَدْنَى لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرِكُمْ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَا قَطْعَنَّ
أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَلَا وَصَلْبَتَكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ
وَلْتَعْلَمَنَّ إِنَّمَا أَشْدُّ عَذَابًا وَابْقَى ۚ قَالُوا لَنْ نُؤْتِرَكَ عَلَى مَا
جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ
إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۚ إِنَّمَا أَمَّا رَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا
خَطِيئَتَنَا وَمَا آكُرْهُنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَى ۚ
إِنَّهُ مِنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَ
لَا يَحْيَى ۚ وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَئِكَ
لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَى ۚ جَدَّتْ عَدْنٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَلِكَ جَزَاءُ مَنْ تَزَكَّى ۚ

3
ع 22
12

316

میرا یا موسیٰ کے رب کا؟

72) جادوگروں نے فرعون سے کہا: اے فرعون! ہم ان واضح آیات کی پیروی چھوڑ کر جو ہمارے پاس آئی ہیں، تیری اتباع کو کبھی ترجیح نہیں دیں گے۔ ہم تجھے کبھی اپنے پیدا کرنے والے اللہ پر فضیلت نہیں دیں گے۔ تو نے ہمارا جو کرنا ہے کر لے۔ ہم پر تیرا تسلط صرف اس فانی دنیا میں ہے اور بہت جلد تیرے اقتدار کا سورج ڈھل جائے گا۔

73) بلاشبہ ہم اپنے رب پر ایمان لائے ہیں، اس امید پر کہ وہ ہمارے پچھلے گناہ کفر وغیرہ معاف کر دے اور ہمارا جادو کا گناہ بھی معاف کر دے جس کے سیکھنے، اس میں مہارت پیدا کرنے اور اس کے ذریعے سے موسیٰ علیہ السلام پر غالب آنے کے لیے تو نے ہمیں مجبور کیا۔ اللہ کی جزا اس انعام سے بہت بہتر ہے جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا اور جس عذاب کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے، اللہ کا عذاب اس سے زیادہ دیر پا ہے۔

74) بلاشبہ صورت حال یہ ہے کہ قیامت کے دن جو اپنے رب کے پاس حالت کفر میں آیا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ داخل ہو کر ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ نہ مرے گا کہ اس کے عذاب سے آرام پا جائے اور نہ سکھ کی زندگی جیسے گا۔

75) اور جو اپنے رب کے پاس روز قیامت حالت ایمان میں آیا کہ اس نے نیک اعمال بھی کیے ہوں تو ان عظیم صفات والے لوگوں کے لیے بلند و بالا منزلیں اور عالی شان درجات ہیں۔

76) یہ درجے وہ ہمیشہ رہنے کی جنتیں ہیں جن کے محلات کے نیچے سے نہریں بہ رہی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ مذکورہ بدلہ ہر اس شخص کے لیے ہے جو کفر اور نافرمانیوں سے پاک رہا۔
نوٹ: جادوگر جس علاقے سے بھی آئے اور جو مرضی چال چلے، وہ بھی نجات پا سکتا ہے نہ کامیاب ہو سکتا ہے اور نہ جادو کے ذریعے سے اپنا اچھا یا برا مقصد حاصل کر سکتا ہے۔ ایمان بڑے بڑے مجزرات کو جنم دیتا ہے۔ یقیناً جادوگروں کا ایمان پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط تھا جس نے فرعون کا عذاب ان کے لیے دنیا میں آسان کر دیا اور انہوں نے فرعون کی دھمکیوں کی بالکل پروا نہ کی۔ اللہ کے باغیوں کا طریقہ رہا ہے کہ وہ اہل حق اور پختہ اہل ایمان کو ذلیل و رسوا کرنے کے لیے سخت عذاب کی دھمکیاں دیتے ہیں۔

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَا اِلٰى مُوسٰى ؕ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاصْرِبْ
لَهُمْ طَرِيْقًا فِى الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَفُ دَرَكًا وَّ لَا تَخْشٰى ۝۷۷
فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدٍ ۙ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۝۷۸
وَاصْلُ فِرْعَوْنُ قَوْمُهُ وَمَا هٰدٰى ۝۷۹ يٰبَنِيْ اِسْرٰءِيْلَ قَدْ
اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَّوَعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْاَيْمَنِ
وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّٰنَ وَالسَّلٰوٰى ۝۸۰ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا
رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِىْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۙ وَمَنْ
يَّحِلَّ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ۝۸۱ وَاِنِّىْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ
تَابَ وَاَمِنَ وَعَمِلَ صٰلِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ۝۸۲ وَمَا اَعْجَلَك
عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوسٰى ۝۸۳ قَالَ هُمْ اَوْلٰٓئِىْ عَلٰى اَشْرٰى وَّ
عَجَلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝۸۴ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا
قَوْمَكَ مِنْ اَبْعَدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السّٰمِرِيُّ ۝۸۵ فَرَجَعَ
مُوسٰى اِلٰى قَوْمِهِ غَضْبَانَ اَسْفَاةً ۙ قَالَ يَقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ
رَبُّكُمْ وَعَدَّا حَسَنًا ۙ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُمْ اَنْ
يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدٰى ۝۸۶

317

۷۷) یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو کسی رات مصر سے لے کر نکلو جتنی کہ کسی کو ان کے نکلنے کی کانوں کان خبر نہ ہو۔ ان کے لیے سمندر میں لاٹھی مار کر خشک راستہ بناؤ اور بے خوف ہو کر گزر جاؤ، فرعون اور اس کے سردار تمہیں پکڑ نہیں سکیں گے اور نہ سمندر میں ڈوبنے سے ڈرو۔

۷۸) چنانچہ فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ ان کا پیچھا کیا، پھر سمندر نے اسے اور اس کے لشکروں کو جس طرح اپنے اندر ڈبوایا، اس کی حقیقت بس اللہ ہی جانتا ہے اور وہ سارے کے سارے غرق ہو کر ہلاک ہو گئے اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی بچ گئے۔

۷۹) فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا کہ ان کے لیے کفر خوشنما بنایا اور انہیں باطل کے ساتھ دھوکا دیا اور راہ ہدایت کی طرف ان کی راہنمائی نہ کی۔

۸۰) ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کے لشکروں سے بچانے کے بعد کہا: اے بنی اسرائیل! یقیناً ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم سے وعدہ کیا کہ ہم کو ہر طور کے دامن میں واقع وادی کے دائیں جانب موسیٰ علیہ السلام سے کلام کریں گے۔ ہم نے تم پر تیبہ کے میدان میں اپنی نعمتوں میں سے شہد کی طرح میٹھا مشروب (مَن) اور ٹیبر سے ملتا جلتا نہایت عمدہ گوشت والا چھوٹا سا پرندہ (سلوئی) نازل کیا۔

۸۱) ہم نے تمہیں جو حلال کھانے دیے ہیں، ان میں سے لذیذ چیزیں کھاؤ اور ہم نے تمہارے لیے جو چیزیں حلال کی ہیں، ان سے تم ان چیزوں کی طرف تجاوز نہ کرو جو ہم نے تمہارے لیے حرام کی ہیں، ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب نازل ہوا تو یقیناً وہ ہلاک ہو گیا اور دنیا و آخرت میں بد بخت ٹھہرا۔

۸۲) بلاشبہ میں اس شخص کو بہت زیادہ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہوں جس نے میرے حضور تو بہ کی اور ایمان لا کر نیک عمل کیے، پھر حق پر ڈٹ گیا۔

۸۳) اے موسیٰ! تم نے اپنی قوم سے رخصت ہونے میں کس لیے جلدی کی اور انہیں پیچھے چھوڑ کر خود آگے آگے؟

۸۴) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: وہ بھی میرے پیچھے ہی ہیں، ابھی آجاتے ہیں اور میں تیری طرف اپنی قوم سے اس لیے آگے نکل آیا ہوں تاکہ تیری طرف جلدی کرنے سے تو مجھ سے راضی ہو جائے۔

۸۵) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس قوم کو تم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے، ہم نے انہیں پچھڑے کی عبادت کی آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے۔ سامری نے انہیں اس کی عبادت کی دعوت دی، اس طرح اس نے انہیں گمراہ کر دیا۔

۸۶) قوم کے پیچھا پوجنے کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام غصے سے اپنی قوم کے پاس واپس گئے۔ انہیں ان کے بارے میں بڑی پریشانی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میری قوم! کیا اللہ تعالیٰ نے تم سے نہایت اچھا وعدہ نہ کیا تھا کہ وہ تم پر تورات نازل کرے گا اور تمہیں جنت میں داخل کرے گا؟ کیا تم پر بہت لمبا عرصہ گزر گیا تھا کہ تم سے بھول گئے؟ یا اپنی اس حرکت سے تم چاہتے ہو کہ تم پر تمہارے رب کا غضب نازل ہو اور تم پر اس کا عذاب آئے، اس لیے تم نے میری واپسی تک اطاعت پر قائم رہنے والے اس وعدے کی خلاف ورزی کی جو مجھ سے کیا تھا؟

نوٹ: اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ مجرموں سے اس طرح انتقام لیتا ہے کہ اہل ایمان کے سینے اس سے شفا پاتے، ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور ان کے دلوں کا غصہ ختم ہو جاتا ہے۔

سرکش لوگ اپنے لیے اور اپنی قوم کے لیے منحوس ہوتے ہیں کیونکہ وہ انہیں سیدھی راہ سے بھٹکاتے ہیں۔ خیر کی طرف ان کی رہنمائی کرتے نہ انہیں نجات کی راہ دکھاتے ہیں۔

اللہ کی نعمتیں تقاضا کرتی ہیں کہ ان کی حفاظت کی جائے اور ان پر شکر کیا جائے جو ان میں اضافے کا سبب ہے اور ان کی ناقدری اللہ کے غضب کے نزول کا باعث بنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہمیشہ کے لیے بخشنے والا ہے جو شکر و کفر اور نافرمانی سے توبہ کرے، اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے اور پھر اپنی موت تک اس پر ثابت قدم رہے۔

جلد بازی اگرچہ مجموعی طور پر قابل مذمت ہے لیکن یہ دین کے معاملے میں قابل تعریف ہے (کہ انسان نیکی کے کام میں دیر نہ کرے۔)

قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلِكِنَا وَلَكِنَّا حَمَلْنَا آوَارًا مِنْ زِينَةِ
 الْقَوْمِ فَقَدْ تَوَلَّوْنَا فَكَيْفَ لَقِيَ السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عَجَلًا
 جَسَدًا آلَهُ خَوَارٌ فَقَالُوا هَذَا إِلَهُكُمْ وَإِلَهُ مُوسَى هَٰ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ أَفَلَا
 يَرَوْنَ إِلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا هَ لَا يَمْلِكُ لَهُمْ صَرًّا وَلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾
 وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونَ مِنْ قَبْلِ يَوْمِ آتَيْنَاهُمْ بِهِ وَإِنَّ
 رَبَّكُمُ الرَّحْمَنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِي ﴿٩٠﴾ قَالُوا لَنْ نَبْرَحَ
 عَلَيْهِ عٰكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَى ﴿٩١﴾ قَالَ يَهُودُونَ مَا
 مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا ﴿٩٢﴾ أَأَلَّا تَتَّبِعَنِ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ﴿٩٣﴾
 قَالَ يَبْنَؤُمْ وَأَتَاخِذُ بِلِحِيَّتِي وَأَلَا بِرَأْسِي إِنِّي خَشِيتُ أَنْ
 تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَمْ تَرْقُبُ قَوْلِي ﴿٩٤﴾ قَالَ
 فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ
 فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَلِكَ سَوَّلَتْ
 لِي نَفْسِي ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ أَنْ تَقُولَ لَا
 مِسَاسَ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تَخْلَفَنَّهُ وَانظُرْ إِلَى إِلٰهِكَ الَّذِي
 ظَلْتَ عَلَيْهِ عٰكِفًا لَّنْ حَرَّ قَوْلَهُ ثُمَّ لَنُتَسِفَّتْهُ فِي الْيَوْمِ نَسْفًا ﴿٩٧﴾

﴿٣١٨﴾

﴿٨٧﴾ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا: اے موسیٰ! ہم نے آپ کے وعدے کی مخالفت اپنی مرضی سے نہیں کی بلکہ مجبوری کی حالت میں کی۔ درحقیقت ہم پر قوم فرعون کے زیورات کا بوجھ لادا گیا تو ہم نے اس سے جان چھڑانے کے لیے اسے ایک گڑھے میں پھینک دیا۔ جو نبی ہم نے وہ زیورات گڑھے میں پھینکے، سامری نے بھی وہ مٹی اس میں ڈال دی جو اس نے جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم والی جگہ سے لی تھی۔

﴿٨٨﴾ پھر سامری نے بنی اسرائیل کے لیے ان زیورات سے ایک بچھڑے کا بت بنا ڈالا جس میں روح نہیں تھی۔ وہ گائے کی طرح آواز نکالتا تھا۔ ان میں سے سامری کے کرتب سے فتنے میں مبتلا ہونے والوں نے کہا: یہی تمہارا اور موسیٰ کا معبود ہے جسے وہ بھول گئے ہیں اور یہاں چھوڑ گئے ہیں۔

﴿٨٩﴾ کیا بچھڑے کی وجہ سے فتنے میں مبتلا ہو کر اس کی عبادت کرنے والوں نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ بچھڑا ان سے کلام کرتا ہے نہ انہیں جواب دیتا ہے، نہ ان سے اور نہ کسی دوسرے سے تکلیف دور کر سکتا ہے اور نہ انہیں اور نہ ان کے علاوہ کسی اور کو نفع دیتا ہے؟ ﴿٩٠﴾ یقیناً موسیٰ علیہ السلام کے ان کی طرف واپس آنے سے پہلے ہارون علیہ السلام نے ان سے کہا تھا: اس بچھڑے کو سونے سے ڈھالنے اور اس کے ڈکرانے میں صرف تمہارا امتحان ہے تاکہ مومن اور کافر ظاہر ہو جائیں۔ اے میری قوم! بلاشبہ تمہارا رب وہ ہے جو رحمت کا مالک ہے، نہ کہ وہ جو نہ تو تمہارے لیے نفع کا مالک ہے اور نہ نقصان کا چہ جائیکہ وہ تم پر رحم کرے، لہذا اس اکیلی کی عبادت کرنے میں میری پیروی کرو اور اس کے غیر کی عبادت چھوڑنے میں میری بات مانو۔

﴿٩١﴾ بچھڑے کی عبادت کے فتنے میں پڑنے والوں نے کہا: ہم تو موسیٰ علیہ السلام کی واپسی تک بچھڑے کی عبادت پر قائم رہیں گے۔ ﴿٩٢﴾ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے کہا: تجھے کس چیز نے روکا تھا جب تو نے انہیں دیکھا کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر بچھڑے کی عبادت میں گمراہ ہو گئے ہیں۔

﴿٩٣﴾ کہ تو انہیں چھوڑ کر میرے پیچھے آجاتا؟ کیا تو نے میرے اس حکم کی نافرمانی کی ہے جو میں نے تجھے ان پر اپنا نائب مقرر کرتے وقت دیا تھا؟

﴿٩٤﴾ جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی کے فعل پر ناراضی ظاہر کرتے ہوئے اس کی داڑھی اور سر کو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تو ہارون علیہ السلام نے ان سے شفقت کی درخواست کرتے ہوئے کہا: میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑیں۔ میں ان کے ساتھ رہنے پر مجبور تھا کیونکہ مجھے ڈرتھا کہ اگر میں نے انہیں اکیلا چھوڑ دیا تو وہ منتشر ہو جائیں گے اور آپ کہیں گے کہ میں نے انہیں منتشر کیا ہے اور ان کے بارے میں آپ کی وصیت یاد نہیں رکھی۔ ﴿٩٥﴾ موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا: تو بتا اے سامری! تیرا کیا معاملہ ہے؟ اور تو نے یہ حرکت کیوں کی ہے؟ ﴿٩٦﴾ سامری نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: میں نے وہ دیکھا جو انہوں نے نہیں دیکھا۔ میں نے جبریل کو گھوڑے پر سوار دیکھا تو میں نے اس کے گھوڑے کے قدموں کے نشانات سے مٹھی بھر لی اور اسے ان کھلے ہوئے اور بچھڑے کی شکل میں ڈھالے ہوئے زیورات پر ڈال دیا تو اس سے بچھڑے کا وجود بن گیا جو ڈکرانے لگا۔ یہ جو کچھ میں نے کیا، میرے دل نے میرے لیے اسی کو خوشنما بنا کر پیش کیا۔ ﴿٩٧﴾ موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا: تو جا، جب تک تو زندہ رہے گا یہی کہتا رہے گا: نہ میں کسی کو ہاتھ لگاؤں گا نہ مجھے کوئی ہاتھ لگائے۔ اس طرح تو دھنکارا ہوا زندگی گزارے گا۔ بلاشبہ تیرے لیے قیامت کے دن مؤاخذے اور سزا کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ اس وعدے کے خلاف کبھی نہیں کرے گا۔ اپنے بچھڑے کی طرف دیکھ جسے تو نے اپنا معبود بنایا ہے اور اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت میں لگ گیا ہے، ہم اس پر آگ جلاں گے حتیٰ کہ وہ پکھل جائے، پھر ہم اسے سمندر میں نکھیر دیں گے تاکہ اس کا نام و نشان بھی نہ رہے۔

نوائد: ﴿٩٧﴾ حقائق مسخ کر کے لوگوں کو دھوکا دینا گمراہ لوگوں کا طریقہ کار ہے۔ ﴿٩٨﴾ اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال ہونا دیکھ کر غصہ آنا قابل تعریف ہے۔ ﴿٩٩﴾ ان آیات میں یہ اصول بیان ہوا ہے کہ بدعتیوں اور نافرمان لوگوں کو دور کر دینا چاہیے، ان سے الگ تھلگ ہو جانا چاہیے اور میل ملاپ نہیں رکھنا چاہیے۔ ﴿١٠٠﴾ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کی کارگیری کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے لیے غور و فکر کرنا واجب ہے۔

إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلُّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ كَذَلِكَ
 نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا
 ذِكْرًا ۖ مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ۖ خَلِدِينَ
 فِيهِ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا ۖ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ نَحْشُرُ
 الْمُجْرِمِينَ يَوْمِئِذٍ زُرْقًا ۖ يَخَافَتُونَ بِهِمْ أَنْ يَلْتَمِسُ إِلَّا
 عَشْرًا ۖ لَنْ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ ۖ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِنِ
 لَبِئْسَ الْأَيُّومًا ۖ وَسَيَلُونَا عَنْ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۖ
 فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۖ لَا تَرَى فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۖ يَوْمِئِذٍ
 يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ أَعْوَجَ لَهُ ۖ وَخِشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَنِ
 فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۖ يَوْمِئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ
 لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
 وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۖ وَعَدَّتْ أَلْوَجُوهُ لِلدَّحِي الْقَبُومِ ۖ وَقَدْ
 خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۖ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
 فَلَا يَخِفُّ ظُلْمًا ۖ وَلَا هَضْمًا ۖ وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَ
 صَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۖ

319

دن لوگ محشر کی طرف بلائے اور پکارنے والے کی آواز کے پیچھے چلیں گے۔ وہ اس کی بیروی سے منہ پھیر کر دائیں بائیں نہیں ہوں گے اور رحمان کے سامنے تمام آوازیں ڈراور خوف سے پست ہو جائیں گی اور تمہیں سوائے کھسر پھسر کے کچھ سنائی نہ دے گا۔ (109) اس عظیم دن میں کسی سفارش کی کوئی سفارش کام نہ آئے گی مگر صرف اس کی جسے اللہ سفارش کی اجازت دے اور سفارش کے حوالے سے اس کی بات پسند کرے۔ (110) اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ قیامت کے معاملے میں مستقبل میں لوگوں کو کیا پیش آنے والا ہے اور وہ جانتا ہے کہ انھوں نے دنیا میں کیا چھوڑا جبکہ تمام بندے مل کر بھی اللہ کی ذات اور صفات کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ (111) تمام لوگوں کے چہرے اس دن اس زندہ و قائم ذات کے سامنے نہایت عاجزی سے جھکے ہوں گے، جو بندوں کے معاملات کی تدبیر کرنے والی اور ان کے کاموں میں تصرف کرنے والی ہے۔ یقیناً وہ شخص برباد ہو جس نے خود کو ہلاکت کے گڑھوں میں ڈال کر گناہ کا بوجھ اٹھایا۔ (112) اور جو شخص نیک عمل کرے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہو تو وہ ضرور اس کا پورا پورا بدلہ پائے گا۔ نہ اسے ظلم کا ڈر ہوگا کہ اسے ایسے جرم کی سزا ملے گی جو اس نے نہیں کیا اور نہ اپنے نیک اعمال کے ثواب کی کمی کا خوف ہوگا۔ (113) جس طرح ہم نے سابقہ لوگوں کے واقعات نازل کیے، ہم نے اس قرآن کو واضح عربی زبان میں نازل کیا اور اس میں کئی طرح کی وعیدیں دھمکیوں اور ڈراووں کی صورت میں بیان کیں تاکہ وہ اللہ سے ڈریں یا قرآن ان میں نصیحت حاصل کرنے یا عبرت پکڑنے کی سوچ پیدا کرے۔

نوٹ: پورا قرآن عظیم تمام اقوام عالم، معاشروں اور افراد کے لیے وعظ و نصیحت ہے اور پوری انسانیت کے لیے شرف اور فخر ہے۔ سفارش کسی کو فائدہ نہیں دے گی سوائے اس کی سفارش کے جسے رحمان اجازت دے گا اور اس کے لیے سفارش کرنا پسند کرے گا۔ قرآن مجید جن احکام پر مشتمل ہے، وہ نہایت عمدہ ہیں۔ ان کی خوبیوں اور کمال کی گواہی عقل اور فطرت دیتی ہے۔ قرآن مجید کے ساتھ تعامل اور برتاؤ کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ اسے ہاتھوں ہاتھ لیا جائے، اس کے احکام مانے جائیں، اس کی تعظیم کی جائے اور اس کے نور سے سیدھے راستے کی طرف راہنمائی لی جائے، نیز اسے سیکھنے سکھانے کے ذریعے سے اس پر پوری توجہ دی جائے۔ قیامت والے دن مجرموں کے بیچتارے کا ذکر، اس طرح کہ انھوں نے بہت سادہ وقت ضائع کیا اور اسے غفلت و کاہلی میں گزار دیا، نفع مند چیزوں سے منہ موڑے رکھا اور نقصان دہ امور پر توجہ کیے رکھی۔

(98) اے لوگو! تمہارا معبود برحق صرف اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے اور اس پاک ذات کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔ (99) اے رسول! جس طرح ہم نے آپ کے سامنے موسیٰ علیہ السلام اور فرعون، نیران دونوں کی قوم کی خبریں بیان کی ہیں، اسی طرح ہم آپ سے سابقہ انبیاء اور ان کی امتوں کے واقعات بھی بیان کرتے ہیں تاکہ آپ کو تسلی ہو۔ یقیناً ہم نے آپ کو اپنی طرف سے قرآن عطا کیا جس سے نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت پکڑتا ہے۔ (100) جس نے آپ پر نازل ہونے والے اس قرآن سے منہ پھیرا، اس پر ایمان نہ لایا اور اس میں موجود احکام پر عمل نہ کیا تو وہ قیامت کے دن بہت بڑے گناہ کا بوجھ اٹھائے ہوئے آئے گا اور دردناک عذاب کا حقدار ہوگا۔ (101) ایسے لوگ اس عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور نہایت برا بوجھ ہے جسے وہ قیامت کے دن اٹھا کر آئیں گے۔ (102) جس دن دوبارہ اٹھانے کے لیے فرشتہ صورتوں میں دوسری بار پھونکنے کا اور کافروں کو ہم اس دن اکٹھا کریں گے تو آخرت کی ناقابل برداشت ہولناکی کی وجہ سے ان کے رنگ بدلے ہوئے اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔ (103) وہ آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے: تم موت کے بعد برزخ میں تو صرف دس راتیں ہی رہے۔ (104) جو وہ سرگوشیاں کریں گے، ہم ان سے خوب باخبر ہیں۔ اس میں سے کوئی چیز ہم سے ڈھکی چھپی نہیں، جب ان میں سب سے زیادہ عقلمند اور سمجھدار کہے گا: تم برزخ میں تو صرف ایک دن ٹھہرے ہو، اس سے زیادہ نہیں۔ (105) اے رسول! وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا تو آپ ان سے کہہ دیں: ان پہاڑوں کو میرا رب جڑ سے اکھاڑ کر ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا۔ (106) اور زمین کو، جو انھیں اٹھائے ہوئے ہے، ایسا کر چھوڑے گا کہ وہ بالکل برابر ہو جائے گی جس پر کوئی عمارت ہوگی نہ سبزہ۔ (107) اور اس کی طرف دیکھنے والے اے شخص! تو اس کے پوری طرح ہموار ہونے کی وجہ سے کسی طرف غیر ضروری جھکاؤ دیکھنے کا نہ اونچ نیچ۔ (108) اس

فَتَعَلَى اللَّهِ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ
يُنْقِضَ إِلَيْكَ وَحْيَهُ وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ﴿١١٧﴾ وَلَقَدْ عَاهَدْنَا
إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَنَسَى وَلَمْ نُجِدْ لَهُ عَزْمًا ﴿١١٨﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ
اسْجُدُْوا لِلآدَمِ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى ﴿١١٩﴾ فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَذَا
عَدُوُّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى ﴿١٢٠﴾ إِنَّ
لَكَ الْآخِرَ فِيهَا وَلَا تَعْرَى ﴿١٢١﴾ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَصْحَى ﴿١٢٢﴾
فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى شَجَرَةٍ
الْخُلْدِ وَمَلِكٍ لَا يَبُلَى ﴿١٢٣﴾ فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَّتْ لَهْمَا سَوَاتِمَهُمَا
وَطَفِقَا يَخْصِفْنَ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ
فَغَوَى ﴿١٢٤﴾ ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَى ﴿١٢٥﴾ قَالَ اهْبِطَا
مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى
فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى ﴿١٢٦﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ
عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَعْمَى ﴿١٢٧﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ﴿١٢٨﴾
قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنسى ﴿١٢٩﴾

320

﴿١١٤﴾ چنانچہ اللہ تعالیٰ نہایت بلند، ہر عیب سے پاک اور عظمت و جلال والا ہے۔ وہ ایسا بادشاہ ہے جس کے لیے ہر چیز کی بادشاہی ہے۔ وہ ذات حق ہے اور اس کا قول بھی حق ہے، وہ ان تمام باتوں سے بہت بلند ہے جو مشرک اس سے منسوب کرتے ہیں۔ اے رسول! آپ جبریل کے ساتھ قرآن کی قراءت میں جلدی نہ کریں حتیٰ کہ وہ آپ کو پہنچا کر فارغ ہو جائے (تو پڑھیں) اور کہیں: میرے رب! جو علم تو نے مجھے سکھا یا ہے، اس میں اضافہ فرما۔ جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ذکر کیا اور اس میں فرعون کے حق سے منہ موڑنے اور بنی اسرائیل کی غفلت کا بیان کیا تو بھولے ہوئے کو اللہ کی اطاعت کی طرف لوٹنے کی ترغیب دینے کے لیے آدم علیہ السلام کا واقعہ ذکر کر دیا، فرمایا: ﴿١١٥﴾ یقیناً اس سے پہلے ہم نے آدم علیہ السلام کو درخت سے نہ کھانے کی تاکید کی اور انہیں اس سے منع کر دیا اور ہم نے اس کے بڑے انجام سے بھی انہیں آگاہ کیا مگر وہ ہماری نصیحت کو بھول گئے، درخت سے کھا لیا اور اس سے صبر نہ کر سکے۔ ہم نے انہیں اپنی نصیحت کی حفاظت میں عزم و ارادہ کی قوت والا نہیں پایا۔ ﴿١١٦﴾ اے رسول! یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو تعظیماً سجدہ کرو تو ان سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے جو ان کے ساتھ تھا مگر ان میں سے نہیں تھا۔ اس نے تکبر کرتے ہوئے سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ ﴿١١٧﴾ تو ہم نے کہا: اے آدم! بلاشبہ ابلیس تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے، لہذا وہ اپنے وسوسوں کے ذریعے سے تمہیں اور تمہاری بیوی کو اپنے پیچھے لگا کر جنت سے نکلوا دے اور پھر تمہیں مشقتیں اور پریشانیاں اٹھانی پڑیں۔ ﴿١١٨﴾ بلاشبہ یہ اللہ کے ذمے ہے کہ وہ تمہیں جنت میں کھلائے گا تو تم بھوکے نہیں رہو گے اور تمہیں پہنائے گا تو تم کبھی بے لباس نہیں ہو گے۔ ﴿١١٩﴾ تمہیں پلائے گا تو تمہیں پیاس نہیں لگے گی اور تمہیں سایہ نصیب کرے گا تو تمہیں سورج کی گرمی نہیں پہنچے گی۔ ﴿١٢٠﴾ پھر شیطان نے آدم علیہ السلام کے دل میں وسوسہ ڈالا اور ان سے کہا: کیا تمہیں ایک درخت کے بارے میں بتاؤں جو اس سے کھائے گا وہ کبھی نہیں مرے گا، بلکہ

ہمیشہ کے لیے زندہ رہے گا اور اسے ایسی ہمیشہ کی بادشاہت ملے گی جس پر کبھی زوال آئے گا نہ وہ ختم ہوگی؟ ﴿١٢١﴾ پھر آدم اور حوا علیہما السلام نے اس درخت سے کھا لیا جس کے کھانے سے ان دونوں کو روکا گیا تھا تو ان دونوں کے سامنے ان کی چھپی ہوئی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں۔ وہ دونوں جنت کے پتے اتارنے اور ان کے ساتھ اپنی شرمگاہیں چھپانے لگے۔ آدم نے اپنے رب کے حکم کی مخالفت کی جب انہوں نے درخت کے پھل سے اجتناب کرنے کے حکم الہی پر عمل نہ کیا اور ایک ایسا کام کیا جو ان کے لیے جائز نہ تھا۔ ﴿١٢٢﴾ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں چن لیا اور ان کی توبہ قبول فرمائی اور انہیں سیدھے راستے کی توفیق دی۔ ﴿١٢٣﴾ اللہ تعالیٰ نے آدم اور حوا علیہما السلام سے کہا: تم دونوں اور ابلیس جنت سے نیچے اتر جاؤ، اب وہ تمہارا دشمن ہے اور تم دونوں اس کے دشمن ہو۔ اگر تمہارے پاس میری طرف سے میرے راستے کا بیان آیا تو تم میں سے جس نے میرے راستے کے بیان کی پیروی کی، اس پر عمل کیا اور اس سے انحراف نہ کیا تو وہ حق سے بھٹکے گا نہ آخرت میں عذاب میں مبتلا ہو کر بد نصیب ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ﴿١٢٤﴾ اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیر لیا، اسے قبول نہ کیا اور اس پر لپک نہ کیا تو دنیا میں اور برزخ میں اس کی گزران تنگ ہو جائے گی اور ہم میدانِ محشر میں اسے آنکھوں سے اندھا اور دلیل سے عاری ہا تک کر لائیں گے۔ ﴿١٢٥﴾ اللہ کے ذکر سے منہ موڑنے والا یہ شخص کہے گا: اے میرے رب! آج تو مجھے اندھا کر کے کیوں لایا جبکہ میں دنیا میں اچھا بھلا دیکھتا تھا؟ ﴿١٢٦﴾ اللہ تعالیٰ اس کے رد میں فرمائے گا: تو نے دنیا میں اسی طرح کیا تھا۔ تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تو تو نے ان سے منہ پھیر لیا اور انہیں چھوڑ دیا تھا۔ اسی طرح آج تجھے عذاب میں بے یار و مددگار چھوڑ دیا جائے گا۔

نوائد: ﴿١١٧﴾ حصولِ علم میں آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیے اور علم حاصل کرنے اور سننے والے کو چاہیے کہ وہ صبر و تحمل سے سنے حتیٰ کہ املاء کرانے والا اور استاد متعلقہ موضوع کے بارے میں بات مکمل کر لے۔ ﴿١١٨﴾ آدم علیہ السلام بھول گئے تو ان کی اولاد بھی بھول گئی اور نہ وہ اپنی پختہ بات پر قائم رہے اور نہ ان کی اولاد۔ اور آدم علیہ السلام نے جلد توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بخش دیا اور جو اپنے باپ کے مشابہ ہو (یعنی فوراً توبہ کر لے) تو وہ ظالم نہیں۔ ﴿١١٩﴾ توبہ کی فضیلت، کیونکہ آدم علیہ السلام توبہ کے بعد پہلے سے بھی زیادہ اچھے ہو گئے۔ ﴿١٢٠﴾ کافروں اور گمراہ لوگوں کے لیے دنیا کی گزران تنگ ہوتی ہے، اور برزخ اور آخرت میں بھی ان کی گزران نہایت تنگ ہوگی۔

وَكَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَلَعَذَابُ
 الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى ۚ أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ
 الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسْجِدِهِمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النَّهْيِ ۙ
 وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَكَانَ لِزِمَامِ وَاجِلٍ مُّسَمًّى ۙ
 فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ
 وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنَ النَّائِمِ إِلَيْكَ مُبِينٌ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ
 لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ ۙ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا
 مِنَّمْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ
 خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۙ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا
 نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ۙ وَقَالُوا
 لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ مِّنَ رَبِّهِ أَوْ كَمْ تَأْتِيهِمْ بَيِّنَةٌ مِّنَ الصُّحُفِ
 الْأُولَىٰ ۙ وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُمْ بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِ لَقَالُوا
 رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِن قَبْلِ
 أَنْ نُنذِلَ وَنَخْزِي ۙ قُلْ كُلُّ مَتْرَبٍصٌ فَتَرَبَّصُوا
 فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَىٰ ۙ

اور حرام شہوات میں غرق ہونے والوں اور اپنے رب کی طرف سے واضح دلائل کے باوجود ایمان سے منہ پھیرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ یقیناً اللہ کا عذاب جو انہیں آخرت میں ملے گا، وہ دنیا کی تنگ گزران اور برزخ کی زندگی سے زیادہ ہولناک، سخت اور دائمی ہوگا۔

کیا مشرکوں کے سامنے ان امتوں کی کثیر تعداد کے حالات واضح نہیں جنہیں ہم نے ان سے پہلے ہلاک کیا؟ وہ ان ہلاک شدہ امتوں کے گھروں میں چلتے پھرتے اور ان پر نازل ہونے والے عذاب کے نشانات دیکھتے ہیں۔ بلاشبہ ان بہت سی امتوں پر جو ہلاکت اور تباہی و بربادی آئی، اس میں عقل والوں کے لیے یقیناً بہت سی عبرتیں ہیں۔

اے رسول! اگر آپ کے رب کی طرف سے یہ بات پہلے سے طے نہ ہو چکی ہوتی کہ وہ کسی پر جنت قائم کرنے سے پہلے عذاب نازل نہیں کرے گا اور اس کے ہاں ان کے لیے مقررہ مدت نہ ہوتی تو ان کے عذاب کے حقدار ٹھہرنے کی وجہ سے وہ ضرور جلد انہیں عذاب دے دیتا۔

سوائے رسول! آپ کو جھٹلانے والے جن باطل اوصاف کو آپ سے منسوب کرتے ہیں، اس پر صبر کریں۔ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی خوب تسبیح کریں سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز فجر میں اور غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر میں اور رات کی گھڑیوں، یعنی نماز مغرب اور عشاء میں، اور دن کا پہلا آدھا حصہ ختم ہونے پر سورج ڈھلنے کے بعد نماز ظہر میں اور دن کا دوسرا آدھا حصہ ختم ہونے پر نماز مغرب میں۔ اس امید پر کہ آپ اللہ سے وہ ثواب حاصل کر لیں جس سے آپ خوش ہو جائیں۔

آپ ان جھٹلانے والے مختلف گروہوں کی اس دنیاوی شان و شوکت کو نہ دیکھیں جو ہم نے انہیں آزمانے کے لیے عطا کر رکھی ہے جس سے وہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بلاشبہ یہ سب کچھ جو ہم نے انہیں عطا کیا ہے، ختم ہونے والا ہے اور آپ کے رب کا ثواب جس کا اس نے آپ سے وعدہ کیا ہے حتیٰ کہ آپ راضی ہو جائیں،

اس ختم ہونے والے دنیاوی مال و متاع سے جو اس نے انہیں عطا کیا ہے، بہت بہتر اور دائمی ہے کیونکہ وہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔

اے رسول! اپنے اہل و عیال کو نماز کی ادائیگی کا حکم دیں اور خود بھی اسے باقاعدگی سے ادا کریں۔ ہم آپ سے خود آپ کی ذات یا کسی دوسرے کے لیے رزق کا مطالبہ نہیں کرتے۔ ہم آپ کے رزق کے ذمے دار ہیں۔ دنیا و آخرت میں اچھا انجام ان پر ہییزگار لوگوں کا ہے جو اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کے حکم بجالاتے ہیں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کو جھٹلانے والے ان کافروں نے کہا: محمد (ﷺ) ہمارے پاس اپنے رب کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں لاتے جو آپ کی سچائی کی دلیل ہو اور یہ واضح کرے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ کیا ان جھٹلانے والوں کے پاس قرآن نہیں آیا جو اپنے سے پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق ہے؟

اگر نبی کریم ﷺ کو جھٹلانے والے ان لوگوں کی طرف کوئی رسول بھیجے اور کتاب نازل کرنے سے پہلے ان کے کفر و عناد کی وجہ سے ہم ان پر کوئی عذاب نازل کر کے انہیں ہلاک کر دیتے تو وہ قیامت کے دن اپنے کفر سے معذرت کرتے ہوئے ضرور کہتے: اے ہمارے رب! تو نے دنیا میں ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم اس پر ایمان لاتے اور تیرے عذاب کی وجہ سے جو ذلت اور رسوائی اٹھا رہے ہیں، اس سے پہلے ہی اس کی لائی ہوئی آیات کی پیروی کرتے؟ اے رسول! ان جھٹلانے والوں سے کہہ دیں: ہم اور تم سب اللہ کے حکم کے منتظر ہیں، لہذا تم بھی انتظار کرو۔ بہت جلد تمہیں ضرور پتہ چل جائے گا کہ سیدھے راستے پر کون ہے؟ اور کون ہدایت یافتہ ہیں، ہم یا تم؟

نوٹ: منہ پھیرنے والوں کی طرف سے دی جانے والی تکلیفیں برداشت کرنے میں مددگار اسباب میں سے یہ ہے کہ فارغ اوقات میں اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کی جائے۔ جب بندے کا میلان اور رجحان دنیا کی زیب و زینت کی طرف زیادہ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ دنیا کی ان ختم ہو جانے والی نعمتوں اور آخرت کی دائمی نعمتوں کا موازنہ کرے۔ بندے کو چاہیے کہ وہ نماز کا صحیح طور پر اہتمام کرے، اسے جب کوئی اہم معاملہ پیش آجائے تو نماز ادا کرے، اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور رسول اکرم ﷺ کی پیروی میں انہیں بار بار کہتا رہے۔ پر ہییزگاروں کے لیے قابل تعریف اور نہایت خوبصورت انجام جنت ہے۔